رجسٹرڈ ایل

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ

اِنَّہٗ اٰوَی الْقَرْیَۃَ

الحکم

دار الامان حضرت قادیان

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

نمبر ۳۴ | مورخہ ۲۴ ستمبر سنہ ۱۹۰۲ء مطابق ۲۱ جمادی الثانی سنہ ۱۳۲۰ھ | جلد ۶

اُسوۂ حسنہ

ہم نے الحکم کی کسی گذشتہ اشاعت میں اعلان کیا ہے کہ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء سے الحکم کے کالموں میں صبح کی سیر اور دربار شام خصوصیت سے درج کالم ہونگے اور ڈائری کا اقتباس حسب ضرورت ہوتا ہی ہے ہمنے اس کار خیر کی وسعت اشاعت کے لیے ایک اور تجویز بھی کی ہے کہ صرف حضرت اقدس امام ہمام علیہ السلام کی ڈائری کو بقید تاریخ جو الحکم میں چھپا کرتی الگ بطور ضمیمہ حضرۃ حجۃ اللہ کی تصنیف کی کتابوں کی صورت کے آٹھ صفحہ پر صرف ان لوگوں کے لیے جو الحکم خرید نہیں سکتے شائع کریں بقیمت عہ ۲/ مع محصولڈاک ادا کرنے پر ایسے لوگوں کو یہ ضمیمہ ملیگا الحکم کے خریداروں کو اس ضمیمہ کے خریدنیکی ضرورت نہ ہوگی کیونکہ یہ بھی کا ایک حصہ ہے اس ضمیمہ کا نام ہم نے اسوۂ حسنہ رکھا ہے ۱۰ اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء سے انشاء اللہ طبع ہونا شروع ہوگا ۔ جو

کشتی نوح

تقویۃ الایمان

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

طاعون کا ٹیکا

لَنْ یُّصِیْبَنَا اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَنَا ھُوَ مَوْلٰنَا وَعَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ پ ۱۰ ع ۱۳

ترجمہ ہمیں کوئی مصیبت ہرگز نہیں پہنچ سکتی بجز اُس مصیبت کے جو خدا تعالیٰ نے ہمارے لیے لکھدی ہے وہی ہمارا کارساز اور مولیٰ ہے اور مومنوں کو چاہیے کہ توکل اُسی پر رکھیں۔

شکر کا مقام ہے کہ گورنمنٹ عالیہ انگریزی نے اپنی رعایا پر رحم کر کے دوبارہ طاعون سے بچانیکے لیے ٹیکہ کی تجویز کی اور بندگان خدا کی بہبودی کے لیے کئی لاکھ روپے کا بوجھ اپنے سر پر ڈال لیا درحقیقت یہ وہ کام ہے جسکا شکر گذاری سے استقبال کرنا دانشمند رعایا کا فرض ہے اور سخت نادان اور اپنے نفس کا وہ شخص دشمن ہے کہ جو ٹیکہ کے بارہ میں بدظنی کرے کیونکہ یہ بار ہا تجربہ میں آچکا ہے کہ یہ محتاط گورنمنٹ کسی خطرناک علاج پر عملدرآمد کرانا نہیں چاہتی بلکہ بہت سے تجارب کے بعد ایسے امور میں جو تدبیر فی الحقیقت مفید ثابت ہوتی ہے اُسکو پیش کرتی ہے سو یہ بات اہلیت اور انسانیت سے بعید ہے کہ جس بچی خیر خواہی کیلیے لکھو کھا روپیہ گورنمنٹ خرچ کرتی ہے اور کرچکی ہے اُسکی یہ داد دیجائے کہ گویا گورنمنٹ کو اس سردردی اور صرف زر سے اپنا کوئی خاص مطلب ہے وہ رعایا بدقسمت ہے کہ بدظنی میں اس حد تک پہنچ جائے کچھ شک نہیں کہ اسوقت تک جو تدبیر اس علاج

لوگ چاہتے ہیں کہ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے کلمات کی عام اشاعت ہو وہ اس کی کثرت سے اشاعت کی کوشش کریں ۔ ایڈیٹر الحکم قادیان دار الامان

جو صدق اور وفا سے اُسکے ہو گئے ہیں وہ غیروں پر جو اُسکی قدرتوں پر یقین نہیں رکھتے اور اُس کے صادق و وفادار نہیں ہیں وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا۔ کیا بدبخت وہ انسان ہے جسکو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اُسکا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے ہماری اعلیٰ لذات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اُسکو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اُسمیں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کیطرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائیگا۔ میں کیا کروں اور کسطرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں۔ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سُن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کے لیے لوگوں کے کان کھلیں۔

اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا بھی تمہارا ہے تم سوئے ہوئے ہو گے اور خداتعالےٰ تمہارے لیے جاگے گا تم دشمن سے غافل ہو گے اور خداتعالےٰ اُسے دیکھے گا اور اس کے منصوبے کو توڑے گا۔ تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں۔ اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی ایسا دن نہ آتا کہ تم دنیا کے لیے سخت غمگین ہو جاتے ایک شخص جو ایک خزانہ اپنے پاس رکھتا ہے کیا وہ ایک پیسہ کے ضائع ہونے سے روتا ہے اور چیخیں مارتا ہے اور ہلاک ہونے لگتا ہے پھر اگر تم کو اس خزانہ کی اطلاع ہوتی کہ خدا تمہارا ہر ایک حاجت کے وقت کام آنیوالا ہے تو تم دنیا کے لیے ایسے بیخود کیوں ہوتے۔ خدا ایک پیارا خزانہ ہے اُسکی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مددگار ہے تم بغیر اُسکے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں۔ غیر قوموں کی تقلید نہ کرو کہ جو بکلی اسباب پر گر گئی ہیں اور جیسے سانپ مٹی چاٹتا ہے انہوں نے سفلی اسباب کی مٹی چاٹی۔ اور جیسے گدھ اور کُتے مُردار کھاتے ہیں انہوں نے مُردار پر دانت مارے وہ خدا سے بہت دور جا پڑے انسانوں کی پرستش کی۔ خنزیر کھایا اور شراب کو پانی کی طرح استعمال کیا اور حد سے زیادہ اسباب پر گرنے سے اور خدا سے قوت نہ مانگنے سے وہ مر گئے اور آسمانی روح اُنمیں سے ایسی نکل گئی جیسا کہ ایک گھونسلہ سے کبوتر پرواز کر جاتا ہے ان کے اندر دنیا پرستی کا جذام ہے جس نے اُنکے تمام اندرونی اعضا کاٹ دیے ہیں پس تم اُس جذام سے ڈرو۔ میں تمہیں حد اعتدال تک رعایت اسباب سے منع نہیں کرتا بلکہ اس سے منع کرتا ہوں کہ تم غیر قوموں کی طرح نرے اسباب کے بندے ہو جاؤ اور اُس خدا کو فراموش کر دو جو اسباب کو بھی وہی مہیا کرتا ہے اگر تمہیں آنکھ ہو تو تمہیں نظر آ جائے کہ خدا ہی ہے اور سب ہیچ ہے۔ تم نہ ہاتھ لمبا کر سکتے ہو اور نہ اکٹھا کر سکتے ہو مگر اُسکے اذن سے۔ ایک مردہ اس پر ہنسی کرے گا مگر کاش وہ اگر مرجاتا تو اس ہنسی سے اُس کے لیے بہتر تھا۔ خبردار!!! تم غیر قوموں کو دیکھکر اُنکی ریس مت کرو کہ اُنہوں نے دنیا کے منصوبوں میں بہت ترقی کر لی ہے آؤ ہم بھی انہیں کے قدم پر چلیں۔ سنو اور سمجھو کہ وہ اس خدا سے سخت بیگانہ اور غافل ہیں جو تمہیں اپنی طرف بلاتا ہے اُنکا خدا کیا چیز ہے صرف ایک عاجز انسان اس لیے وہ غفلت میں چھوڑے گئے۔ میں تمہیں دنیا کے کسب اور حرفت سے نہیں روکتا مگر تم اُن لوگوں کے پیرو مت ہو جنہوں نے سب کچھ دنیا ہی کو سمجھ رکھا ہے چاہیے کہ تمہارے ہر ایک کام میں خواہ دنیا کا ہو خواہ دین کا خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے لیکن نہ صرف خشک ہونٹوں سے بلکہ چاہیے کہ تمہارا سچ سچ یہ عقیدہ ہو کہ ہر ایک برکت آسمان سے ہی اُترتی ہے تم راستباز اُسوقت بنو گے جبکہ تم ایسے ہو جاؤ کہ ہر ایک کام کے وقت ہر ایک مشکل کیوقت قبل اس کے جو تم کوئی تدبیر کرو اپنا دروازہ بند کرو اور خدا کے آستانہ پر گرو کہ ہمیں یہ مشکل پیش ہے اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما تب روح القدس تمہاری مدد کرے گا اور غیب سے کوئی راہ تمہارے لیے کھولی جائے گی۔ اپنی جانوں پر رحم کرو اور جو لوگ خدا سے بکلی علاقہ توڑ چکے ہیں اور ہمہ تن اسباب پر گر گئے ہیں یہانتک کہ طاقت مانگنے کے لیے وہ مُنہ سے انشاء اللہ بھی نہیں کہتے اُن کے پیرو مت بنجاؤ۔ خدا تمہاری آنکھیں کھولے تا تمہیں معلوم ہو کہ تمہارا خدا تمہاری تمام تدابیر کا شہتیر ہے اگر شہتیر گر جائے تو کڑیاں اپنی چھت پر قائم رہ سکتی ہیں؟ نہیں بلکہ یکدفعہ گریں گی۔ اور احتمال ہے کہ اُن سے کئی خون بھی ہو جائیں۔ اسی طرح تمہاری تدابیر بغیر خدا کی مدد کے قائم نہیں رہ سکتیں اگر تم اُس سے مدد نہیں مانگو گے اور اُس سے طاقت مانگنا اپنا اصول نہیں ٹھہراؤ گے تو تمہیں کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوگی۔ آخر بڑی حسرت سے مرو گے۔ یہ مت خیال کرو کہ پھر دوسری قومیں کیونکر کامیاب ہو رہی ہیں حالانکہ وہ اُس خدا کو جانتی بھی نہیں جو تمہارا کامل اور قادر خدا ہے۔ اسکا جواب یہی ہے کہ وہ خدا کو چھوڑنے کی وجہ سے دنیا کے امتحان میں ڈالی گئی ہیں۔ خدا کا امتحان کبھی اس رنگ میں ہوتا ہے کہ جو شخص اُسے چھوڑتا ہے اور دنیا کی مستیوں اور لذتوں سے دل لگاتا ہے اور دنیا کی دولتوں کا خواہشمند ہوتا ہے تو دنیا کے دروازے اُس پر کھولے جاتے ہیں اور دین کے رو سے وہ نرا مفلس اور ننگا ہوتا ہے اور آخر دنیا کے خیالات میں ہی مرتا اور ابدی جہنم میں ڈالا جاتا ہے اور کبھی اس رنگ میں بھی امتحان ہوتا ہے کہ دنیا سے بھی نامراد رکھا جاتا ہے مگر یہ موخر الذکر امتحان ایسا خطرناک نہیں جیسا کہ پہلا کیونکہ پہلے امتحان والا زیادہ مغرور ہوتا ہے بہرحال یہ دونوں فریق مغضوب علیہم ہیں۔ سچی خوشحالی کا سرچشمہ خدا ہے پس جبکہ اُس حی و قیوم خدا سے یہ لوگ بیخبر ہیں بلکہ لاپرواہ ہیں اور اُس سے منہ پھیرا ہوا ہے تو سچی خوشحالی اُنکو کہاں نصیب ہو سکتی ہے۔ مبارک ہے وہ انسان جو اس راز کو سمجھ لے اور ہلاک ہو گیا وہ شخص جس نے اس راز کو نہیں سمجھا۔ اسیطرح تمہیں چاہیے کہ اس دنیا کے فلسفیوں کی پیروی مت کرو اور اُنکو عزت کی نگاہ سے مت دیکھو کہ یہ سب نادانیاں ہیں سچا فلسفہ وہ ہے جو خدا نے تمہیں

اپنی کلام میں سکھلایا ہے ہلاک ہو گئے وہ لوگ جو اس دنیوی فلسفہ کے عاشق ہیں اور کامیاب ہیں وہ لوگ جنھوں نے سچے علم اور فلسفہ کو خدا کی کتاب میں ڈھونڈا ۔ نادانی کی راہیں کیوں اختیار کرتے ہو کیا تم خدا کو وہ باتیں سکھلاؤ گے جو اُسے معلوم نہیں ۔ کیا تم اندھوں کے پیچھے دوڑتے ہو کہ وہ تمھیں راہ دکھلاویں ۔ اے نادانو وہ جو خود اندھا ہے وہ تمہیں کیا راہ دکھائیگا بلکہ سچا فلسفہ روح القدس سے حاصل ہوتا ہے جسکا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے تم روح کے وسیلہ سے ان پاک علوم تک پہنچائے جاؤ گے جن تک غیروں کی رسائی نہیں اگر صدق سے مانگو تو آخر تم اُسے پاؤ گے ۔ تب سمجھو گے کہ یہی علم ہے جو دل کو تازگی اور زندگی بخشتا ہے اور یقین کے مینار تک پہونچا دیتا ہے وہ جو خود مردار خوار ہے وہ کہاں سے تمھارے لیے پاک غذا لائے گا ۔ وہ جو خود اندھا ہے وہ کیونکر تمہیں دکھا دیگا ۔ ہر ایک پاک حکمت آسمان سے آتی ہے پس تم زمینی لوگوں سے کیا ڈھونڈتے ہو جنکی روحیں آسمان کی طرف جاتی ہیں وہی حکمت کے وارث ہیں جنکو خود تسلی نہیں وہ کیونکر تمھیں تسلی دے سکتے ہیں مگر پہلے دلی پاکیزگی ضروری ہے پہلے صدق و صفا ضروری ہے پھر بعد اس کے یہ سب کچھ تمہیں ملے گا ۔ یہ خیال مت کرو کہ خدا کی وحی آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہے * اور

* نوٹ قرآن شریف پر شریعت ختم ہو گئی مگر وحی ختم نہیں ہوئی کیونکہ وہ سچے دین کی جان ہے جس دین میں وحی الٰہی کا سلسلہ جاری نہیں وہ دین مردہ ہے اور خدا اُس کے ساتھ نہیں ۔ منہ

روح القدس اب اتر نہیں سکتا بلکہ پہلے زمانوں میں ہی اتر چکا ۔ اور میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہر ایک دروازہ بند ہو جاتا ہے مگر روح القدس کے اُترنے کا کبھی دروازہ بند نہیں ہوتا تم اپنے دلوں کے دروازے کھول دو تا وہ

ان میں داخل ہو تم اُس آفتاب سے خود اپنے تئیں دور ڈالتے ہو جبکہ اُس شعاع کے داخل ہونے کی کھڑکی کو بند کرتے ہو ۔ اے نادان اُٹھ اور اُس کھڑکی کو کھول دے تب آفتاب خود بخود تیرے اندر داخل ہو جائے گا ۔ جبکہ خدا نے دنیا کے فیضوں کی راہیں اس زمانہ میں تم پر بند نہیں کیں بلکہ زیادہ کیں تو کیا تمھارا ظن ہے کہ آسمان کے فیضوں کی راہیں جنکی اسوقت تمہیں سخت ضرورت تھی وہ تم پر اُس نے بند کر دی ہیں ہرگز نہیں بلکہ بہت صفائی سے وہ دروازہ کھولا گیا ہے ۔ اب جبکہ خدا نے اپنی تعلیم کے موافق جو سورہ فاتحہ میں سکھلائی گئی گذشتہ تمام نعمتوں کا تم پر دروازہ کھول دیا ہے تو تم کیوں اُن کے لینے سے انکار کرتے ہو اُس چشمہ کے پیاسے بنو کہ پانی خود بخود ابھارے گا ۔ اس دودھ کے لیے تم بچہ کی طرح رونا شروع کرو کہ دودھ پستان سے خود بخود اُتر آوے گا ۔ رحم کے لائق بنو تا تم پر رحم کیا جائے اضطراب دکھلاؤ تا تسلی پاؤ بار بار چلاؤ تا ایک ہاتھ تمہیں پکڑے کیا ہی دشوار گذار وہ راہ ہے جو خدا کی راہ ہے پر اُن کے لیے آسان کی جاتی ہے جو مرنے کی نیت سے اس اتھاہ گڑھے میں پڑتے ہیں وہ اپنے دلوں میں فیصلہ کر لیتے ہیں کہ ہمیں آگ منظور ہے ہم اسمیں اپنے محبوب کے لیے جلیں گے پھر وہ آگ میں اپنے تئیں ڈالدیتے ہیں پس کیا دیکھتے ہیں کہ وہ بہشت ہے یہی ہے جو خدا نے فرمایا وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا الخ یعنی اے بد و اور اے نیکو تم میں سے کوئی بھی نہیں جو جہنم کی آگ پر گذر نہ کرے مگر وہ جو خدا کے لیے اس آگ میں پڑتے ہیں وہ نجات دیے جاینگے لیکن وہ جو اپنے نفس امارہ کے لیے آگ میں چلتا ہے وہ آگ اُسے کھا جائیگی ۔ پس مبارک وہ جو اپنے نفس کے لیے خدا سے جنگ کر رہے ہیں اور اس سے موافقت نہیں کرتے جو شخص اپنے نفس کے لیے خدا کے حکم کو ٹالتا ہے وہ آسمان میں ہرگز

داخل نہیں ہوگا سو تم کوشش کرو جو ایک نقطہ یا ایک شعشہ قرآن شریف کا بھی تم پر گواہی نہ دے تا تم اسی کے لیے پکڑے نہ جاؤ کیونکہ ایک ذرہ بدی کا بھی قابل پاداش ہے وقت تھوڑا ہے اور کار عمر ناپائدار ۔ تیز قدم اُٹھاؤ جو شام نزدیک ہے جو کچھ پیش کرنا ہے وہ بار بار دیکھلو ایسا نہ ہو کہ کچھ رہ جائے اور زیاں کاری کا موجب ہو یا سب گندی اور کھوٹی متاع ہو جو شاہی دربار میں پیش کرنے کے لائق نہ ہو ۔

میں نے سُنا ہے کہ بعض تم میں سے حدیث کو بکلی نہیں مانتے اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو سخت غلطی کرتے ہیں میں نے یہ تعلیم نہیں دی کہ ایسا کرو بلکہ میرا مذہب یہ ہے کہ تین چیزیں ہیں کہ جو تمھاری ہدایت کے لیے خدا نے تمہیں دی ہیں ۔ سب سے اول قرآن شریف ہے * جنہیں خدا کی

* نوٹ دوسرا ذریعہ ہدایت کا سُنت ہے یعنی وہ پاک نمونے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے فعل اور عمل سے دکھلائے مثلاً نماز پڑھ کے دکھلائی کہ یوں نماز چاہیے اور روزہ رکھکر دکھلایا کہ یوں روزہ چاہیے اسکا نام سُنت ہے یعنی روش نبوی جو خدا کے قول کو عمل کے رنگ میں دکھلاتے رہے سُنت اسی کا نام ہے ۔ تیسرا ذریعہ ہدایت کا حدیث ہے جو آپکے بعد آپ کے اقوال جمع کیے گئے اور حدیث کا مرتبہ قرآن اور سُنت سے کمتر ہے کیونکہ اکثر حدیثیں ظنی ہیں لیکن اگر ساتھ سنت ہو تو وہ اسکو یقینی کر دیگی

منہ

توحید اور جلال اور عظمت کا ذکر ہے اور جسمیں اُن اختلافات کا فیصلہ کیا گیا ہے جو یہود اور نصاریٰ میں سے تھے ۔ جیسا کہ یہ اختلاف اور غلطی کہ عیسیٰ بن مریم صلیب کے ذریعہ قتل کیا گیا اور وہ لعنتی ہوا اور دوسرے

بتیوں کی طرح اُس کا رفع نہیں ہوا اسی طرح
قرآن میں منع کیا گیا ہے کہ بجز خدا کے تم کسی
چیز کی عبادت کرو نہ انسان کی نہ حیوان کی نہ سورج
کی نہ چاند کی اور نہ کسی اور ستارہ کی اور نہ
اسباب کی اور نہ اپنے نفس کی۔ سو تم ہوشیار
رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے
برخلاف ایک قدم بھی نہ اُٹھاؤ۔ میں تمہیں
سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات
سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی
ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے
اپنے پر بند کرتا ہے حقیقی اور کامل نجات
کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب
اس کے ظل تھے۔ سو تم قرآن کو تدبر سے
پڑھو اور اُس سے بہت ہی پیار کرو ایسا
پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو کیونکہ جیسا کہ
خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا اَلْخَیْرُ
کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰن کہ تمام قسم کی بھلائیاں
قرآن میں ہیں یہی بات سچ ہے افسوس
ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے
ہیں تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ
قرآن میں ہے کوئی بھی تمہاری ایسی دینی
ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی
تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب
قیامت کے دن قرآن ہے اور بجز قرآن
کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو
بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے
خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن
جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ میں تمہیں
سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی
اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ
ہوتے اور یہ نعمت اور ہدایت جو تمہیں
دی گئی اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو
دی جاتی تو بعض فرقے اُن کے قیامت سے
منکر نہ ہوتے پس اس نعمت کی قدر کرو جو
تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے
یہ بڑی دولت ہے اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا
ایک گندے مضغہ کی طرح تھی قرآن وہ
کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں
انجیل کا لانے والا وہ روح القدس تھا
جو کبوتر کی شکل پر ظاہر ہوا جو ایک ضعیف
اور کمزور جانور ہے جس کو بلی بھی پکڑ سکتی ہے
اسی لیے عیسائی دن بدن کمزوری کے گڑھے
میں پڑتے گئے اور روحانیت ان میں باقی
نہ رہی۔ کیونکہ تمام ان کے ایمان کا مدار
کبوتر پر تھا مگر قرآن کا روح القدس اس عظیم
الشان شکل میں ظاہر ہوا تھا جس نے
زمین سے لیکر آسمان تک اپنے وجود سے
تمام ارض و سما کو بھر دیا تھا۔ پس کجا وہ
کبوتر اور کجا یہ تجلی عظیم جس کا قرآن شریف
میں بھی ذکر ہے قرآن ایک ہفتہ میں انسان
کو پاک کرسکتا ہے اگر صوری یا معنوی اعراض
نہ ہو **قرآن تم کو نبیوں کی طرح
کرسکتا ہے** اگر تم خود اس سے نہ بھاگو
بجز قرآن کس کتاب نے اپنے ابتدا میں ہی
اپنے پڑھنے والوں کو یہ دعا سکھلائی اور یہ
امید دی کہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ
صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْہِمْ یعنی ہمیں
اپنی اُن نعمتوں کی راہ دکھلا جو پہلوں کو
دکھلائی گئی۔ جو نبی اور رسول اور صدیق
اور شہید اور صالح تھے پس اپنی ہمتیں
بلند کرو اور قرآن کی دعوت کو رد مت کرو کہ
وہ تمہیں وہ نعمتیں دینا چاہتا ہے جو پہلوں کو
دی تھیں۔ کیا اُس نے بنی اسرائیل کا ملک اور
بنی اسرائیل کا بیت المقدس تمہیں عطا نہیں کیا
جو آج تک تمہارے قبضہ میں ہے پس اے
سُست اعتقادو اور کمزور ہمتو کیا تمہیں یہ
خیال ہے کہ تمہارے خدا نے جسمانی طور پر تو بنی
اسرائیل کے تمام املاک کا تمہیں قائم مقام کر دیا مگر روحانی
طور پر تمہیں قائم مقام نہ کرسکا بلکہ خدا کا
تمہاری نسبت اُن سے زیادہ فیض رسانی کا
ارادہ ہے۔ (باقی آئندہ)

کتاب

**تحفہ گولڑویہ طیار ہو کر شائع ہو گیا
ہے جو چاہے خریدے
قیمت ۱۰/ محصول ڈاک ۲/
وی پی ایک آنہ۔**

اُسوۂ حسنہ

الحکم کی اسی اشاعت کے پہلے صفحہ پر اُسوۂ حسنہ
کے عنوان سے الحکم کے ایک ضمیمہ کا اعلان
کیا گیا ہے جس کی اصل غرض حضرت حجۃ اللہ مسیح
موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاک
کلمات کی اشاعت کی وسعت اور آپکی تبلیغ
کو زمین کے کناروں تک پہونچانے میں شریک
ہونے کا ثواب حاصل کرنا ہے۔ لیکن ہم
دیکھتے ہیں کہ قوم کسی جدید بوجھ کے برداشت
کرنیکی بصورت موجودہ شاید متحمل نہ ہوسکے
علاوہ بریں جبکہ الحکم میں وہ ڈائری بصورت
کتاب بھی طبع ہوگی تو اسکی علحدہ اشاعت
کی کوئی ضرورت بھی باقی نہیں رہ جاتی
اس لیے ہم سر دست اس ضمیمہ کی علحدہ
اشاعت کے سوال کو چھوڑ دیتے ہیں ہاں
انشاء اللہ تعالیٰ یہ ضرور ہوگا کہ الحکم
میں یہ حصہ بصورۃ کتاب درج
ہوا کرے گا جو بعد میں ایک الگ
کتاب بنجایا کریگی اور مطبع اپنے طور پر
بھی زائد جلدیں طبع کریگا۔ جو بعد میں بصورۃ
کتاب مرتب ہوکر خواہش کرنیوالوں کو مل
جایا کرینگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

اسکا باقاعدہ ہفتہ وار الگ اجرا ہماری اپنی
مرضی کے تابع نہ ہوگا + اگر قوم چاہے کہ الحکم
اس خدمت کو اس صورت میں جسکا اعلان میں
تذکرہ کیا گیا ہے بجا لائے۔ تو پھر ایک قومی خادم
کو عذر نہیں ہو سکتا۔

الحکم کے ذریعہ آجتک قوم کی جو خدمت کیگئی ہے
اور قوم نے جس عزت اور قدر کی نگاہ سے اسے دیکھا ہے
اسنے ہمیں امید دلائی ہے کہ وہ وقت قریب ہے کہ الحکم
بصورت موجودہ اپنی خدمات کے سلسلہ کو ہفتہ وار کے
بجائے ہفتہ میں دوبار کردے اور ہم قوم کی
خدمت میں ایک الگ سرکلر لیٹر کے ذریعہ کسی
وقت یہ سوال پیش کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اگر الحکم کی
مستقل اشاعت ایک ہزار ہوجاوے تو موجودہ
قیمت میں بہت ہی خفیف اضافہ کرکے اسکی
ہفتہ وار اشاعت کو ہفتہ میں دو مرتبہ کردیا جاوے
اور اگر ہماری سرپرستوں میں سے سو آدمی ہی عہد کرلیں کہ ہر ایک ان میں سے پانچ پانچ خریدار پیدا کریگا تو یہ امر بہت سہل ہو جاتا ہے۔ بہرحال الحکم کی توسیع اشاعت کیطرف ہمارے ناظرین کو بہت کچھ توجہ کی ضرورت ہے اگر وہ اس سلسلہ اور ادارہ کو وسیع کرنے کے خواہشمند ہیں +

جہلم کے مباحثہ کے واقعات صیحیحہ

سراج الاخبار نے جہلم کے مباحثہ کے متعلق جو غلط واقعات شائع کئے ہین اسپر ہم مفصل ریمارک بعد مین انشاء اللہ کرینگے اور سراج الاخبار ہی کی تحریر سے دکہائینگے کہ دروغ گورا حافظہ نباشد کا مصداق ہوکر اڈیٹر سراج الاخبار نے کہان تک اپنی تحریر کو بے وقعت کر دیا ہے۔ چونکہ سراج الاخبار کے ایڈیٹر نے اپنی تحریر کی کثرت اشاعت کی خواہش کیوجہ سے پیسہ اخبار مین بھی اُسکو چہپوایا ہے جسکو سلسلہ عالیہ احمدیہ سے ذاتی بغض اور عداوت ہے اس لئے ہم نے ضروری سمجہا کہ اصل واقعات کے سلسلہ کو بھی شروع کردیا جائے اگرچہ **کشتی نوح** کا مضمون اس سارے نمبر مین درج ہونا ہمارا مقصود تہا لیکن اسکا حد سے زیادہ بڑہ جانا اور ایک ہی اخبار کا اسکے اندراج کے لئے متحمل نہونا اور سراج الاخبار کی خلاف بیانی کے زہریلے اثر کا بہت جلد رفع کرنا ایک ضروری امر ہونا ہمین مجبور کرتا ہے کہ اس مباحثہ کے اصل حالات کے سلسلے کو شروع کرین جو ذیل مین درج کرتے ہین — ایڈیٹر

جہلم کے مباحثہ کے واقعات صیحیحہ

اس مباحثہ کی بنا اُس وقت سے پڑنی شروع ہوئی جبکہ میان ابراہیم نے سیالکوٹ مین مولوی برہان الدین صاحب سے اس بنا سے بحث کرنے سے انکار کیا کہ وہ میرے استاذ الاستاذ ہین اور پہر اُنکے برخلاف جہلم مین جاکر اکہاڑا جمایا اور بہت سے لوگون کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے برخلاف جہلم مین برافروختہ کردیا اور کئی دن تک وعظ کے جلسے کرتے رہے اور عوام کالانعام کو جوش دلاتے رہے ۔

ان دنون جہلم کی جماعت کی طرف سے ایک خط قادیان مین حضرت اقدس کے پاس پہنچا کہ مولوی ابو یوسف محمد مبارک علی صاحب کو مناظرہ کے لئے بہیجا جائے مگر مولوی صاحب موصوف چونکہ قادیان کے ہائی سکول مین عربی مدرس ہین اسلئے بوجہ ملازمت آنہ سکے اور حضرت اقدس نے اُن کو بہیجنا ضروری نہ سمجہا موسم گرما کی تعطیلات کی تقریب پر مولویصاحب موصوف اپنی ننہیال مین جاتے ہوئے جو جہلم سے آٹہ دس کوس کے فاصلے پر جانب شمال دریائے جہلم سے پار علاقہ ریاست جمون مین ہے، جہلم مین آگئے اور مسافرانہ طریق پر مولوی برہان الدین صاحب کے مکان پر اترے جماعت احمدیہ کو اُنکے آنے کی خبر ملی اکثر احباب ملاقات کے لئے اُنکے فرودگاہ پر پہونچے مولوی صاحب موصوف سے ملاقات کی اور آپکی تشریف آوری کی خوشی ظاہر کی اور آپسے استدعا کی کہ ایکدو روز جہلم مین ٹہر کر اپنے وعظ و کلام سے احباب کو مستفید فرماوین مولویصاحب موصوف نے دو ایک روز کا رہنا بطیب خاطر قبول کیا اور ۱۴ اگست کو بوقت عشاء قاری صاحب کی مسجد مین وعظ فرمایا جماعت احمدیہ کے تمام ممبر اور اکثر دوسرے فرقے کے مسلمان بھی آپکے وعظ مین جمع ہوئے آپکا بیان علم قرآن اور اسکے حصول کے ذرایع کے متعلق تہا قرآن کریم سے نہایت لطافت بیانی کے ساتہہ یہ ثابت کیا کہ علم قرآن سوائے مطہر اور مزکی نفوس کے دوسرے لوگون کو حاصل نہیں ہوسکتا اور علم قرآن کے حصول کے ذرایع مین سے بڑا ذریعہ تقویٰ و طہارت یعنی تزکیہ نفس اور تطہیر قلب اور اہل اللہ کی صحبت ہے اور یہ باتین اس زمانہ مین سوائے امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت پاک کے حاصل نہین ہوسکتیں علاوہ ازین دیگر ضروری مسائل پر بھی اپنے وعظ مین بحث کی جس سے حاضرین نہایت محظوظ اور مطمئن ہوئے اختتام وعظ پر ایک صاحب صوفیانہ صورت بنائے ہوئے محمد الدین نامی اُٹہہ کہڑے ہوئے اور اُنہون نے یہ درخواست کی کہ ہمارے نزدیک آپکی جماعت کے برخلاف مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی قرآن کو بہت اچہا سمجہنے والے ہین اور ہمارا اسپر کلی یقین ہے کہ وہ بہت بڑے عالم اور ہمہ صفت موصوف ہین اس لئے یہ استدعا ہے کہ آپ حضرت مسیح کی وفات و حیات کے مسئلہ مین اُن سے مباحثہ کرین اور اس مسئلہ کو طے کرین ہم لوگ سبک نہیں ہین اور ہمارا مدعا صرف تحقیق حق ہے اگر آپکے پاس حق ہے تو ہمین قبول کرنے مین کوئی عذر نہ ہوگا مولویصاحب نے اسکے جواب مین فرمایا کہ ہم لوگون کو اپنے امام کی طرف سے بحث مباحثہ کی اجازت نہین اور نہ موجودہ زمانہ کے بحث مباحثہ کا کوئی اچہا نتیجہ نہین نکلتا ہے صرف مرغ بازی یا بٹیر بازی اور تو تو اور مین مین ہوتی ہے اسلئے اس طریق مباحثہ کو مین پسند نہین کرتا اس پر صوفی صاحب مذکور نے فرمایا کہ نہین یہ ہمارا بھی منشا نہین کہ ایسا ہو اور ایک تماشاگاہ قائم کی جاوے بلکہ امن اور عافیت اور صلح کاری اور اچھے لوگون کی ذمہ داری سے یہ معاملہ طے کیا جائیگا اسپر مولویصاحب نے باتفاق رائے احباب اس امر کو قبول کیا اور صوفی صاحب مذکور کو اجازت دی کہ وہ مولوی ابراہیم صاحب کو بلالین صوفی صاحب نے یہ سنکر کہا کہ ایسا نہو کہ آپ اُن کے آنے سے پہلے ہی تشریف لیجاوین مولویصاحب نے بحلف اس عہد کو مستحکم کیا کہ مین انشاء اللہ العزیز آپکے مولویصاحب کے آنے سے پہلے جہلم سے باہر ہرگز نہ جاؤنگا مگر شرط یہ ہو کہ آئندہ جمعہ تک انتظار کی جاویگی اگر اس عرصہ مین وہ نہ آئے تو پہر میرا حق ہوگا کہ مین چلا جاؤن کیونکہ مین مسافرانہ طریق سے آیا ہون زیادہ نہین ٹہر سکتا پس صوفی صاحب نے یہ سنکر کہا کہ ہم مولوی محمد ابراہیم صاحب کو ابھی تار دیتے ہین وہ انشاء اللہ فوراً چلے آوینگے اس کے بعد جلسہ وعظ برخاست ہوا اور لوگ اپنے اپنے گہر چلے گئے صبح کے وقت مولوی ابو یوسف محمد مبارک علیصاحب

اسی مسجد مین تشریف لائے اور صبح
کی نماز ادا کرنے کے بعد اسی مسجد مین
بیٹھے رہے اور اکثر احباب جمع ہو گئے
مختلف مسائل پر بطور خود گفتگو ہوتی
رہی جب قریباً آٹھ بجے تو مستری عبد الکریم
صاحب تشریف لائے اور اکثر تماشائی
لوگ بھی جمع ہو گئے مستری صاحب
موصوف نے مولوی صاحب سے حضرت
مسیح کی حیات و وفات کے متعلق کچھ
گفتگو شروع کی اور پرجوش الفاظ مین
بولنے لگے اور ساتھ ہی یہ عذر بھی کیا کہ
مین ایسا ہی بولا کرتا ہون آپ مجھے
معذور رکھینگے مولوی صاحب نے بڑی حسن
اخلاقی اور دلجوئی سے مستری صاحب کو **
اپنی لیاقت کے مطابق آزادی سے کلام
کرتے رہے اور مولویصاحب بڑی متانت
اور علم سے جواب دیتے رہے اتنے مین
مولوی کرم الدین صاحب ساکن موضع
بھین تحصیل چکوال ضلع جہلم اور آپکے
ہمراہ میان ملک صاحب بھی تشریف لائے
اور ایکطرف آکر بیٹھ گئے مستری صاحب
سوال پر سوال کرتے جاتے اور جواب
باصواب پاتے جاتے تھے جب مستری
صاحب نے عربیت کے کسی مسئلے مین
غلطی کھائی تو مولویصاحب نے فرمایا کہ آپ
عربی زبان نہین جانتے اور نہ اسکے
قواعد سے آپ واقفیت رکھتے ہین
اس لئے بہتر ہوگا کہ آپ اپنے کسی
مولویصاحب کو بطور وکیل پیش کرین
تب انہون نے مولوی کرم دین صاحب
کو اس مسئلہ کے تصفیہ کے لئے پیش کیا
مولوی کرم دین صاحب نے قبل اسکے کہ گفتگو
کرین یہ بات پیش کی کہ مین کسی خاص
گروہ کا آدمی نہین مین حضرت میرزا صاحب
سے حسن ظنی رکھتا ہون اور دوسری طرف
سے بھی ابھی تک مجھے تعلق ہے اور مین نے
کسی جانب ابھی تک فیصلہ نہیں کیا مولوی
کرم الدین کی اس دو رنگی گفتگو سے حاضرین
کو ایک عجیب حیرت حاصل ہوئی اور
جماعت احمدیہ کو تو ان کی نسبت اسی

** بولنے کی اجازت دی اور کہا کہ آپ جسطرح پر چاہین گفتگو کرین مین برا مانونگا اس پر مستری چپکا

وقت سے سوء ظنی پیدا ہو گئی کہ یہ شخص
لا الی ہؤلاء ولا الی ہؤلاء کا مصداق
ہے اس کی گفتگو سے کوئی نیک نتیجہ پیدا
ہونے کی امید نہین ہو سکتی الغرض مولوی
کرم الدین صاحب موصوف نے مستری صاحب
کی وکالت اختیار کر کے مولوی ابو یوسف
صاحب سے گفتگو شروع کی اور اپنا استدلالی
طریق مین ایسا الٹا مسلک اختیار کیا کہ بات
بات مین ملزم ہونے لگے اور قرآن کریم سے
دو ایک ایسے استدلال پیش کئے جس سے
حاضرین کو علم ہو گیا کہ مولوی کرم الدین صاحب
قرآن کریم مین قطعاً دسترس نہین رکھتے
اور علم قرآن سے بالکل بے بہرہ ہین
آخرکار ایک ایسی غلط رائے پر اڑے
کہ مستری صاحب نے سیٹھ احمد دین کے
کان مین وہین اس مجلس مین بیٹھے ہوئے
کہہ دیا کہ مولوی کرم دین صاحب سخت
غلطی پر ہین اور نہایت غلط راہ چل
رہے ہین آخر مولوی ابو یوسف صاحب نے
مولوی کرم دین صاحب کو ایسا ساکت
اور لاجواب کیا کہ مولوی صاحب کا رنگ
فق ہو گیا اور تیور بدل گئے اور آپکی طبیعت
مین ایک غیر طبعی جوش پیدا ہو گیا اور
کچھ نفسانیت کا رنگ آ گیا مگر مارے شرم
کے کچھ بول نہ سکتے تھے اور خجالت سے عرق
عرق ہو گئے اسوقت گیارہ بج چکے تھے
مولوی ابو یوسف صاحب کو کھانا کھانیکے
لئے پیغام آیا اور جلسہ برخاست ہوا لیکن
فریق ثانی کی طرف سے مولوی کرم دین
صاحب کے زک اٹھانے پر بے طرح جوش
دیکھا جاتا تھا اور اسی اثنا مین یہ بھی مشہور
ہو گیا تھا کہ مولوی ابراہیم صاحب بذریعہ
تار بلائے گئے تھے مگر انہون نے آنے
سے انکار کر دیا ہے آخر مجبوراً اسی روز
فریق ثانی نے صوفی صاحب کو ایک بجے کی
ٹرین پر مولوی ابراہیم صاحب کو ہمراہ لانے
کے لئے سیالکوٹ روانہ کیا اور ادھر
مولوی کرم دین صاحب نے بخلاف اپنے اس اظہار
حسن ظنی کے جو حضرت اقدس میرزا صاحب
کی نسبت انہون نے گفتگو سے پہلے عام جلسے مین

کیا تھا بالا علان حضرت اقدس اور آپکی جماعت
کو برا بھلا کہنا شروع کیا اور عوام کو خوب
بھڑکایا اور ہنگامہ گرم کیا ادہر مولوی ابو
یوسف صاحب کو کھانا کھانیکے بعد پیش از نماز
ظہر نہایت شدت کے ساتھ تپ ہو گیا
(اور یہ ۲۵ اگست کا دن تھا) تمام شب
تپ رہا صبح کو تپ اترا اور نماز صبح مین
شامل ہوئے یعنے ۲۶ اگست کی صبح کو تپ
اتر گیا) اس وقت شیخ محی الدین صاحب
اپیل نویس آئے اور انہون نے بیان کیا
کہ مولوی کرم الدین صاحب کل مجھے کچہری مین
ملے تھے اور فرماتے تھے کہ مجھے تو میرزا صاحب
سے بہت کچھ حسن ظنی ہے اور مین وفات مسیح
کا بھی قائل ہون اور یہ بھی کہتے تھے کہ مین مولوی
محمد مبارک علی صاحب سے بھی ملنا چاہتا ہون
مگر آج رات کے وعظ مین انہون نے حضرت
میرزا صاحب کے برخلاف بہت کچھ بیان کیا
ہے اتنے مین کچھ اور احباب بھی آ گئے اور
وہ صوفی صاحب بھی آ پہونچے جو مولوی ابراہیم
صاحب کو لانے کے لئے گئے تھے اور چند آدمی
ان کے ہمراہ اور بھی تھے اور یہ سب لوگ آکر
مولوی ابو یوسف صاحب کے پاس بیٹھ گئے تب
باستدعا حضرت مولوی برہان الدین صاحب
میان نظام الدین صاحب احمدی نے
حضرت اقدس میرزا صاحب کی نظم درثمین
سے ایک نعتیہ قصیدہ پڑھنا شروع کیا
اور ان کے بعد خود مولوی ابو یوسف صاحب
نے بھی درثمین مین سے ایک نظم پڑھی
اس کے ختم ہونے پر صوفی صاحب نے فرمایا کہ
مولوی ابراہیم صاحب تشریف لے آئے ہین
آپ لوگ جلسہ مباحثہ کے لئے مکان تجویز
کرین اور وقت مقرر کرین اور اپنی جماعت
کے حفظ امن کے ذمہ وار بھی ہون ادہر سے
عرض کیا گیا کہ ہم لوگ تھوڑے ہین اور آپ
کثرت سے ہین اور آپکا شہر مین رسوخ بھی
بہت ہے اور حکام تک راہ و رسم بھی ہے
اس لئے ان سب امور کا انتظام آپکے
ذمہ ہے ہم اسمین سے کوئی بات بھی اپنے
ذمہ نہین لے سکتے بلکہ اپنی جماعت کا بھی
ذمہ نہین اٹھا سکتے آپ لوگون کا اختیار

ہوگا اگر ہماری جماعت مین سے کوئی شخص بے اعتدالی کرے تو آپ اُسکو جلسہ مباحثہ مین سے باہر نکالدین خیر اس پر بہت کچھ حیص بیص اور حجت ہوتی رہی اور فریق ثانی حفظ امن کا ذمہ وار نہ ہوا آخر دونون طرف کے لوگ شہر کے ایک معزز رئیس مہر بہاول بخش ذیلدار کے پاس گئے اُنہون نے اسبات کا ذمہ اُٹھا لیا کہ ہم حفظ امن کا انتظام کر دینگے بلکہ تحصیلدار صاحب اور تہانہ دار صاحب کو بھی عین جلسہ مباحثہ مین لے آوینگے تب ذیلدار صاحب موصوف حسب قرارداد خود تحصیلدار صاحب کے پاس گئے اور حفظ امن اور مکان جلسہ کا کل فیصلہ کرکے آگئے اور فریقین کے معتبر اشخاص کو علیحدہ علیحدہ مطلع کر دیا کہ عیدگاہ شہر مین ٹہیک چار بجے سب کو جمع ہونا چاہیئے اور دونون فریق کے علماء اپنے اپنے ساز و سامان سے طیار ہووین اور عند الطلب بلا عذر و حیلہ موقع پر حاضر ہوجائین پس بموجب ارشاد ذیلدار صاحب دونون فریق طیار ہوگئے اور ٹہیک چار بجے بابو غلام حیدر صاحب تحصیلدار و میان دیوی سنگھ صاحب ڈپٹی انسپکٹر مکان مباحثہ پر تشریف لے آئے اور فریقین کو طلب کیا۔ فریقین کے علماء آپہونچے اور باہم آمنے سامنے بیٹھ گئے اور باقی مخلوقات میدان عیدگاہ مین مولوی صاحبان کے اردگرد بیٹھ گئی تحصیلدار صاحب نے بالا علان فرمایا کہ کسی شخص کو سوائے مناظرین کے بولنے کی اجازت نہین اور نہ اشارہ اور کنایہ سے کوئی شخص کسی جانب سے کسی قسم کی شرارت کرے جو شخص ایسا کریگا اس سے قانونی سلوک کیا جاویگا اور چارو نطرف پولیس کے سپاہی تعینات کئے گئے۔ تب باجازت تحصیلدار صاحب مولوی ابو یوسف محمد مبارک علیصاحب اُٹھے اور انہون نے مولوی ابراہیم صاحب کو مخاطب کرکے عربی زبان مین بصورت سوال ایک مختصر سی عبارت پڑھی جو اُسی وقت لکھی گئی تھی جسکا ماحصل یہ تھا کہ آپ حضرت مسیح علیہ السلام کی حیاۃ جسمانی اور آسمان پر بجسد عنصری مرفوع ہونیکے قائل

مین اور اسباب مین ہم سے آپ تنازعہ کرتے ہین اور یہ امر ہمارے نزدیک خدا تعالیٰ کی ۔۔۔ سنت مستمرہ کے برخلاف اور محالات عادیہ مین سے ہے اس لئے آپ ایک امر محدث اور منکر کے دعویدار ہین نہ کہ ہم لہذا آپ پر واجب ہے کہ آپ نصوص قطعیہ قرآنیہ اور حدیثیہ سے اپنے مدعا کو ثابت کرین اور اس سوال کا جواب بھی عربی زبان مین دین اور حاضرین کو ترجمہ کرکے بھی سنا دین جیسا کہ مین نے سنا دیا ہے اسکے بعد مولوی ابو یوسف صاحب بیٹھ گئے اور مولوی ابراہیم صاحب نے نقل پرچہ سوال طلب کیا۔ اس پر مولوی کرم دین صاحب اُٹھ کھڑے ہوئے اور چند ژولیدہ لفظ عربی زبان مین ایک پرچہ پر لکھکر آپنے پڑھے جن کا یہ مطلب تہا کہ اہل جلسہ عربی دان نہیں ہین اس لئے عربی زبان مین تکلم فائدہ مند نہین اور اسکے بعد ایک یہ اعتراض بھی پیش کیا کہ آپ نے باب قال یقول۔۔ کے بعد بجائے اِنّ مکسورہ کے اَنّ۔۔۔ مفتوحہ پڑہا ہے اور یہ از روئے قاعدہ۔۔ نحو غلط ہے اسپر مولوی ابو یوسف صاحب نے جوابدیا کہ اِس مجلس مین بہت سے عربی دان موجود ہین کسی اور نے بھی میری یہ لغزش سنی ہے یا صرف آپ ہی نے۔ اسکا اہل جلسہ مین سے سب نے انکار کیا اور کہا کہ ہم نے یہ غلطی نہیں سنی حتی کہ مولوی ابراہیم صاحب نے بھی نکتہ چین صاحب کی تائید نہ کی اور ان کی اس حرکت کو اکثر لوگون نے ناپسند کیا پھر مولوی ابو یوسف صاحب نے فرمایا کہ آپ ہمارے مخاطب نہیں آپنے یہ کیون دخل در معقولات کیا ہے آپ بولنے کے قطعاً مجاز نہین۔ ہان اگر آپ مولوی ابراہیم صاحب کی اعانت کرنا چاہتے ہین تو صرف اُن سے آہستگی کے ساتھ کلام کرین۔ تب میر مجلس صاحب کی رائے سے یہ بات قرار پائی کہ سوائے مولوی ابراہیم صاحب کے اور دوسری جانب سوائے مولوی ابو یوسف صاحب کے دوسرے شخص کو بولنے کی اجازت نہین اور باتفاق رائے یہ بھی قرار پایا کہ مضمون مباحثہ

اردو زبان مین ہی لکھا جاوے تاکہ عام لوگ فائدہ اُٹھائین۔ اب مولوی کرم الدین صاحب خاموش ہوئے اور مولوی ابراہیم صاحب جواب دینے کے لئے اُٹھے اور کتاب کی صورت مین ایک بڑی لمبی لکھی ہوئی تحریر پڑھنی شروع کی اسپر مولوی ابو یوسف صاحب نے کہا کہ ہم اس کو کہان تک لکھتے جائینگے اُنہون نے تو بجائے تقریر کے ایک کتاب پڑھنی شروع کر دی ہے تب بحکم میر مجلس صاحب مولوی ابراہیم صاحب نے وعدہ کیا کہ مین یہ جو کچھ سناؤنگا جواب کے لئے اُس کی حرف بحرف نقل دیدونگا اور کل دس بجے سے پہلے پہلے نقل مولوی ابو یوسف صاحب کے پاس پہنچ جاویگی اور یہ بھی کہا کہ مجھے اپنی تقریر کے لئے کم سے کم چھ گھنٹے ملنے چاہئین تب میر مجلس صاحب نے فرمایا کہ شام تک جو قریباً تین چار گھنٹے ہوتے ہین آپ تقریر کر سکتے ہین تب آپنے اپنا وہ سارا اندوختہ اور آموختہ جو آپ کی کئی سال کی جانفشانی کا نتیجہ تہا۔ جستہ جستہ مقامات سے پڑھکر سنا دیا اور بجائے چھ گھنٹے کے ایک ہی گھنٹے مین ختم کر دیا آپ کے سارے مضمون کا لب لباب یہ تہا کہ سنت اللہ کا لفظ قرآن کریم مین صرف عذاب پر بولا گیا ہے اور انہین معنے مین مقید ہے۔ انسان جب ایک وزنی پتھر اُٹھا کر اوپر پھینکتا ہے اور وہ اوپر چلا جاتا ہے تو کیا خدا تعالےٰ مسیح کو آسمان پر نہیں لیجا سکتا پرندے جو ہوا مین اُڑتے ہین تو کیا مسیح اوپر نہیں چڑھ سکتا۔ مسیح کی حیات جسمانی کا ثبوت وجدانی ہے بیان مین نہین آسکتا توفی کے معنے پورا پورا لینا ہے یعنی مع جسم کے اُٹھا لینا۔ اسپر بعض تفاسیر کے منتا نعض اقوال کو بطور ثبوت اور شہادۃ کے پیش کیا اور بعض تراجم اردو کا بھی حوالہ دیا۔ مسیح کو آیۃ اللہ قرار دیکر اور تکلم فی المہد مانکر اسکے خواص کو اوروں سے الگ مانا اور اس وجہ سے اُسکو انسانی ضوابط اور خواص سے مستثنےٰ قرار دیا۔ آپکی تقریر اول سے آخر تک مختلط الترتیب اور آپکے

بیعت کا کالم

میان فضل حق صاحب پٹواری ملک بلوچستان
غلام حسین صاحب پٹواری سیالکوٹ رعیہ
فضل بی بی زوجہ غلام حسین صاحب جعفر آباد
بتول بیگم بنت " " " "
مقبول بیگم بنت " " " "
حمید احمد و رشید احمد " " " "
محمد حسین صاحب گوجرانوالہ محلہ دیا سنگھ
بیگم بی بی والدہ محمد حسین صاحب
بابو رجب علی صاحب ہیڈ کلکٹری ریاست کپورتھلہ۔

جناب منشی محمد حسین صاحب نقشہ نویس لاہور بیکے دروازہ کوچہ گنگھروسازان
میان الہ دتا صاحب تلونڈی تحصیل بٹالہ
میان نور محمد صاحب " "
میان مندا صاحب " "
میان کرم الدین صاحب لودی ننگل
میان قطب الدین صاحب "
میان سلطان صاحب تلونڈی
میان رانجھا صاحب باغبان خانپور سرہند ریاست پٹیالہ
میان قادر بخش صاحب بہادر گڑھ
۱ برادر قادر بخش صاحب "
۲ برادر قادر بخش صاحب "
۱ پسر قادر بخش صاحب "
۲ پسر قادر بخش صاحب "
میان ریاض الدین صاحب بربرا ملک افریقہ سمالی لینڈ۔
شیخ نعمت علی صاحب ملازم رجمنٹ ۲۳ منی پور آسام
میان قمرالدین صاحب درزی گوجرانوالہ
میان رحیم بخش صاحب کوٹ ڈسکہ
میان عمرالدین صاحب موچی رجوعہ گجرات
مساۃ بہری بی بی زوجہ عمرالدین "
میان غلام علی صاحب چوگر کہاریان گجرات
میان محمد شریف صاحب بہلو مہار سیالکوٹ

میان مامون صاحب مالیر کوٹلہ
مساۃ کیہو پھپھی مامون صاحب "
میان الہ دین معمار راولپنڈی بازار باسازالم
میان سلطان احمد صاحب ہیلان گجرات
اہلیہ محمد حسین دفتر سرکاری وکیل لاہور
میان گاموں صاحب باماں کلیہ روپڑ انبالہ
میان غلام حسین صاحب
میان شیخ غلام حیدر طالب علم اسلامی سکول بہیرہ
میان قدرت اللہ صاحب سنور
مساۃ عائشہ اہلیہ محمد عمر مستری جموں
میان برکت اللہ صاحب "
میان علی محمد صاحب کنب خورد ضلع گجرات تحصیل کہاریان
میان رحمت اللہ رجوعہ گجرات
اہلیہ رحمت اللہ صاحب مذکور
لڑکا و لڑکی وغیرہ
صادق محمد زرگر عالم پور کندرہ ملتان

تاریخ ریاستہای ہندوستانی و دربار شہنشاہی دہلی مع تصویر و نقشجات

چونکہ یکم جنوری ۱۹۰۲ء کو دربار تاجپوشی اعلی حضرت ملک معظم قیصر ہند خلد اللہ ملکہ قرار پایا ہے جس کی یادگار مین حسب اصرار اکابر ذی فہم مین نے مصمم ارادہ کرلیا ہے کہ وہ تاریخ جو بکمال محنت و جانفشانی ۱۰ برس مین طیار ہوئی ہے موقع انعقاد دربار تک چھاپ کر شائع کر دیجائے جسمین ابتک حتی القائم و موجودہ ۸۰۰ نوابان والاشان و راجگان بلند مکان کے حالات مع فوٹو اور (۲۰۰) علمائے عظام کے ذاتی مدارج مع ان کی تصنیفات وغیرہ (۱۰۰) صوفیائے کرام کے خاندانی مراتب و سلسلہ بزرگان مع تاریخ عرس وغیرہ اور (۱۰۰) شعرائے شیرین کلام کے دلچسپ کمالات معہ نظم متعلق تہنیت دربار تاجپوشی اور (۸۰۰) اڈیٹران سحربیان کے حالات مع کیفیت اخبارات اور (۱۰۰) روسائے عالی مقام جو خطاب یافتہ ہین اور وہ جنکو باوجود ذیرا تب و ذی لیاقت ہونے کے گورنمنٹ عالیہ سے ہنوز کوئی خطاب نہین ملا ہے ذکر خیر درج ہے یہ نہایت عمدہ پسندیدہ کار آمد یادگار ہمیشہ قائم رہیگا امید کہ جن صاحبون کے حالات ابتک نصرۃ المطابع دہلی مین نہین پہونچے ہین وہ از راہ عنایت بہت جلد ماہ اکتوبر تک نصرۃ المطابع دہلی واقع کھڑکی فراشخانہ بھیجدین اسوقت تک کوئی ایسی جامع و صحیح تاریخ شائع نہین ہوئی جس سے ملک کے لوگون کی کل ضرورتین ریاستونکے متعلق رفع ہوجاتین کیونکہ اکثر حضرات کسی والی ریاست کا نام معہ خطاب والقاب کے پوچھتے ہین بعض ریاست کی آمدنی اور جو اشیاء وہان سے ممالک غیر کو جاتی ہین اور ممالک غیر سے آتی ہین دریافت کرتے ہین کسیکو سرگردانی ہے کہ فلان ریاست کہان واقع ہے اور وہان تک پہنچنے کے واسطے کونسا راستہ ہے اس لئے اسمین ریاستون کے حالات حسب ذیل لکھے گئے ہین ✦

(۱) مقام جغرافیہ (۲) نام ریاست (۳) نام فرمانروایان ریاست از بانی ریاست تا رئیس حال معہ سنہ (۴) نام رئیس حال معہ سنہ (۵) تاریخ مسند نشینی (۶) خطاب رئیس (۷) القاب (۸) شرح نسل و مذہب (۹) تعداد عمر (۱۰) تعلیم (۱۱) نام ولیعہد (۱۲) زندگی کے بڑے واقعات (۱۳) نام پولیٹیکل افسر (۱۴) حالات کامداران ریاست از ابتدا تا ۱۹۰۲ء معہ نام کامداران (۱۵) نام سکرٹری و دیگر ملازمین ریاست (۱۶) اختیارات عدالت (۱۷) رقبہ (۱۸) تعداد آبادی (۱۹) التواپ سلامی (۲۰) آمدنی یعنی محاصل (۲۱) شرح پیداوار غلہ (۲۲) شرح معدنیات (۲۳) اشیاء جو ممالک غیر سے آتی ہیں (۲۴) اشیاء جو ممالک غیر کو جاتی ہین (۲۵) نام میلہ ہا معہ تاریخ و سنہ (۲۶) تعداد و نام مدارس (۲۷) تعداد مطبع و اخبار معہ نام (۲۸) نام ریل و فاصلہ از سٹیشن تا ریاست (۲۹) اشیاء دستکاری لائق تحائف (۳۰) حد و دار بعہ ریاست (۳۱) نمونہ اسٹامپ و ٹکٹ ڈاکخانہ (۳۲) نمونہ

الغوثیہ احمدیہ پریس قادیان مین شیخ یعقوب علی کے اہتمام شائع ہوا ✦

اس رعایت سے آپ فائدہ اٹھائیں

دفتر الحکم کی تعمیر کی خوشی کے شکریے مین ۲۱ جولائی سنہ ۱۹۰۲ء سے ۲۱ ستمبر سنہ ۱۹۰۲ تک جدید خریداران اخبار سے الحکم کی قیمت صرف **چار روپے** لی جاوے گی اور جو کتابین مطبع انوار احمدیہ کی اپنی ملکیت ہین جن کی فہرست ذیل مین درج ہے وہ پرانے خریدارون کو نصف قیمت پر اس عرصے مین دیجاوینگی جس سے وہ صرف ایکبار فائدہ اٹھا سکتے ہین خواہ ایکبار ایک نسخہ خریدین خواہ ایک سے زیادہ۔

فہرست کتب

تفسیر القرآن پارہ اول عہ رپورٹ جلسہ سالانہ عہ الانذار ۴ر حضرۃ اقدس کی تقریر ۲ر حضرۃ اقدس کی پرانی تحریرین ۳ر اصلاح النظر ۲ر سراج الدین عیسائی کے چار سوالونکا جواب ۲ر

تمام درخواستین شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم کے نام آنی چاہئین

علاج طاعون

حضرۃ اقدس جناب مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بذریعہ اشتہار یعنی توبہ و استغفار و تقوی و طہارت جدوار رقایص کی گولیان اور عرق جسکا نسخہ جناب نے اسی اشتہار مین درج فرمایا ہے طاعون کے لئے استعمال کرنیکا حکم دیا تہا اور خدانخواستہ طاعون کی گلٹی بغل یا ران یا گردن کے نیچے نمودار ہو تو مرہم طاعون لگائی جاوے سو اس عاجز نے اس اس اشتہار کے موافق احباب کی سہولت کے لئے گولیان عرق اور مرہم تیار کی ہے قیمت بہت کم رکھی گئی۔ اس دوا کے فائدے کی نسبت مین اس سے زیادہ کہہ نہین سکتا کہ یہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا تجویز کردہ نسخہ ہے حفظ ما تقدم کے طور پر ضرور استعمال کرین۔

قیمت ادویہ علاوہ محصولڈاک مندرجہ ذیل ہے۔
قیمت یکصد گولی ۱۲ر - عرق شیشی کلان جو تقریباً
" دوچند " عہ ایکماہ کیلئے کافی ہوگی
عرق شیشی خورد ۸ر مرہم فی ڈبیہ ۸ر

پرچہ ترکیب استعمال ہمراہ ادویہ ارسال ہوگا

ڈاکٹر شیخ عبداللہ صاحب سپرنٹنڈنٹ و معالج بورڈنگ ہوس مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان دار الامان

الحکم نمبر ۳۲ جلد ۶ — ۲۴ ستمبر ۱۹۰۲ء

مرکب جوھر عشبہ مغربی

سارسا پریلا

ان امراض کا عروج بڑے شد و مد سے سلطنت جسم میں تباہی کرنیوالا ہوتا ہے اس کے غروب کرنیکا آلہ اگر کوئی ہے تو ہمارا یہی جوہر عشبہ ہے جب بگاڑ خون انتہا درجہ تک پہنچکر خون کو ردی کر دے تو اسکو کوئی درست کرسکتا ہے تو یہی جوہر عشبہ ہے یہ مرض کو دور ہوتا نہیں بلکہ عالم وجود سے کہوتا ہے جوہر عشبہ انسان کے خون کو صاف کرنے کے لئے مسلمہ حکماء ہی سلف وخلف کا ہے اسکے پینے والے کا خون گندہ نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ اسکو محافظ صحت کہا جاتا ہے۔ عشبہ مغربی کو میڈیکل آفیسر پروفیسر علوم طب اور حکماء نے یقینی علاج سمیت خون سے دور کرنیکا آلہ قرار دیا ہے **یہ جوہر عشبہ جوانی کے جوش غلط کاری سے جب آتشک کا زہر خون کو تباہ کرے اور گوناگون رنگوں میں ظاہر ہوتا ہو تو اسوقت بھی ایک فادزہر ہی جسکے استعمال سے** وجع مفاصل تیرگی خارش پھوڑے پھنسی زخموں کا اندمال خنازیر ناسور بہگندر چنبل یا جسم سے چھلکے اترین یا بندیل موسم پر جسم پر دھبے۔ سوکھی خارش۔ چہرہ پر بدنما داغ پیدا ہوتے ہیں تو وہ یہ عرق ہی جو ان جملہ مہلک بیماریوں سے نجات دیتا ہی سوزاک کے بعد جو ہاتھ اور پاؤں کے تلوؤں میں جلن رہتی ہے ہڈیاں درد کرتی ہوں ریح کا درد۔ عرق النساء اور عورتوں کے رحم بگاڑ اور نلوں کے درد کو بھی دور کرتا ہے **سنون مستحکم دندان** یہ وہ منجن ہے کہ دانتوں کو جلا دیتا ہے۔ بجا ہیرے کو ہیرا ہی دکھا دیتا ہے۔ آنکھہ گئی جہاں گیا دانت گئے سواد گیا اس سے دانت موتیوں کی طرح چمکدار مضبوط اور صاف ہوجاتے بدبو جاتی مسوڑے مضبوط منہ سے لیسدار رطوبت کافور اور خون جانا رک جاتا ہے محصول ڈاک ۴؎ **حب قبض کشاء** حکماء کا قول ہے کہ قبض اور صحت ایک جگہ اکٹھے نہیں رہ سکتے جسکو وقت پر پاخانہ صاف نہ آئے طبیعت ان کی پریشان سر میں درد منہہ بدمزہ زبان میلی ان گولیوں کے استعمال سے ورم جگر۔ نفخ قراقر دل کا دھڑکنا جسم کا بھاری سن ہوجانا کثرت تھوک کمی اشتہا وغیرہ دور ہو جاتی ہے ایک گولی رات کو دودھ کے ہمراہ کہائیے صبح اجابت بافراغت آجانے سے طبیعت بشاش جسم ہلکا انسان چست وچالاک ہو جاتا ہے اور تر و تازہ رہ سکتا ہے دو درجن عہ

زبدۃ الحکماء حکیم ڈاکٹر غلام نبی ایڈیٹر رسالہ حافظ صحت ہومیوپیتھ دروازہ اعوان منزل

صدق اللہ العلام اوحی الی الامام علیہ الصلوٰۃ والسلام حیث قال انہ اوی القریہ لولا الاکرام لہلک المقام

طاعون عذاب الٰہی ہے

جو خدا تعالےٰ کے مرسل کی تکذیب و انکار کے باعث نمودار ہوتا ہے۔

روغن نوری یہ روغن امراض وبائیہ خصوصاً طاعون و ہیضہ سے محفوظ رہنے کے لئے عجیب ہے جو سعید لوگ حفظ ماتقدم استعمال کرینگے وہ انشاء اللہ السلام بفضلہ تعالےٰ مبتلائے طاعون و ہیضہ نہ ہوں گے کیونکہ اجرام وبائیہ انکے بدن میں داخل ہوتے ہی ہلاک ہو جاوینگے اگر مبتلائے مرض کو دیں تب بھی اس سے بطور معجزہ بفضلہ تعالیٰ شفایاب ہو علاوہ ازیں اس کے استعمال سے تپ محرقہ کھانسی نزلی۔ قے۔ اسہال پیچش (مروڑ وخون وآنون کا آنا) خنازیری بیماری۔ سوزش سینہ قصور ہضم چیچک۔ نفث الدم وابتدائی سل درد گوش۔ درد کان۔ ناسور خنازیر۔ زخم آتشک بھگندر۔ پھوڑے پھنسیاں بواسیر کے زخم۔ زہر بچھو۔ زہر زنبور وغیرہ اس قسم کے زخم بہت جلد بفضلہ تعالیٰ دور ہوتے ہیں ایسا سریع الاثر و مفید دوا کم ہوگی قیمت فی شیشی عہ

جوھر املسکہ مقوی معدہ ومشتہی وہاضم ومصفے خون ودافع خارش وپھوڑے پھنسی وجع المفاصل و دمہ ریاح وغیرہ قیمت فی شیشی عہ آخر ستمبر تک ۱۲؎ **کشتہ سیمہ یک آتشہ** مقوی دماغ واعصاب قیمت فی چوکی ۱۲؎ **کشتہ سیماب** مصلح شیر و مصفی خون قیمت ۱۲؎ محصول بذمہ خریدار۔

المشتہر

حکیم نور محمد صاحب پروپرائیٹر نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور

انوار احمدیہ مشین پریس قادیان دارالامان

ہمدردی ہے میں اس گورنمنٹ عالیہ کے اقدام آئی
وہ بڑی سے بڑی اور اعلیٰ سے اعلیٰ یہ تدبیر
ہے کہ ٹیکا کرایا جائے اس سے کسیطرح انکار
نہیں ہو سکتا کہ یہ تدبیر مفید پائی گئی ہے
اور بپابندی رعایت اسباب تمام رعایا کا
فرض ہے کہ اسپر کار بند ہو کر وہ غم جو گورنمنٹ
کو انکی جان کے لیے ہے اسکو سبکدوش کریں
لیکن ہم بڑے ادب سے اس محسن گورنمنٹ کی
خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ اگر ہمارے لیے
ایک آسمانی **روک** نہ ہوتی تو سب سے پہلے
رعایا میں سے ہم **ٹیکا کراتے** اور آسمانی
روک یہ ہے کہ خدا نے چاہا ہے کہ اس زمانہ
میں انسانوں کے لیے ایک آسمانی رحمت
کا نشان دکھاوے سو اُس نے مجھے
مخاطب کرکے **فرمایا** ہے کہ

**تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیواری
کے اندر ہوگا اور وہ جو کامل پیروی
اور اطاعت اور سچے تقویٰ سے تجھ
میں محو ہو جائے گا وہ سب طاعون سے
بچائے جائینگے اور ان آخری دنوں میں خدا
کا یہ نشان ہوگا تا وہ قوموں میں فرق کرکے
دکھلا دے لیکن وہ جو کامل طور پر پیروی
نہیں کرتا وہ تجھمیں سے نہیں ہے اسکے
لیے مت دلگیر ہو۔**

یہ **حکم الٰہی** ہے جس کی وجہ سے ہمیں اپنے
نفس کے لیے اور اُن سب کیلیے جو ہمارے گھر کی
چار دیوار میں رہتے ہیں ٹیکہ کی کچھ ضرورت نہیں
کیونکہ جیسا میں ابھی بیان کرچکا ہوں آج سے
مدت پہلے وہ **خدا جو زمین و آسمان کا**
خدا ہے جس کے علم اور تصرف سے کوئی چیز باہر
نہیں اُس نے **مجھپر وحی نازل** کی ہے کہ
**میں ہر ایک ایسے شخص کو طاعون کی موت
سے بچاؤں گا جو اس گھر کی چار دیوار میں ہوگا
بشرطیکہ وہ اپنے تمام مخالفانہ ارادوں
سے دستکش ہو کر پورے اخلاص اور اطاعت
اور انکسار سے سلسلہ بیعت میں داخل ہو
اور خدا کے احکام اور اسکے مامور کے
سامنے کسیطور سے متکبر اور سرکش اور مغرور
اور غافل اور خود سر اور خود پسند نہ ہو اور
اور عملی حالت موافق تعلیم رکھتا ہو**

اور اُس نے مجھے مخاطب کرکے یہ بھی **فرمایا**
**کہ عموماً قادیان میں سخت بربادی افگن
طاعون نہیں آئیگی جس سے لوگ کتوں
کی طرح مریں اور مارے غم اور سرگردانی
کے دیوانہ ہو جائیں اور عموماً تمام
لوگ اس جماعت کے گو وہ کتنے ہی ہوں
مخالفوں کی نسبت طاعون سے محفوظ رہیں
گے مگر ایسے لوگ اُنمیں سے جو اپنے عہد
پر پورے طور پر قائم نہیں یا انکی نسبت
اور کوئی وجہ مخفی ہو جو خدا کے علم میں ہو انپر
طاعون وارد ہو سکتی ہے مگر انجام کار لوگ
تعجب کی نظر سے اقرار کرینگے کہ نسبتاً و مقابلۃً
خدا کی حمایت اس قوم کے ساتھ ہے اور
اُسنے خاص رحمت سے ان لوگوں کو ایسا بچایا
ہے جس کی نظیر نہیں۔**

اس بات پر بعض نادان چونک پڑینگے اور بعض
ہنسینگے اور بعض مجھے دیوانہ قرار دینگے اور بعض
حیرت میں آئینگے کہ کیا ایسا **خدا** موجود ہے
جو بغیر رعایت اسباب کے بھی رحمت نازل کر سکتا
ہے اسکا **جواب** یہی ہے کہ ہاں بلاشبہ ایسا قادر
خدا موجود ہے اور اگر وہ ایسا نہ ہوتا تو اس سے
تعلق رکھنے والے زندہ ہی مر جاتے وہ عجیب قادر
ہے اور اسکی پاک قدرتیں عجیب ہیں۔ ایکطرف
نادان مخالفوں کو اپنے دوستوں پر کتوں کی طرح
مسلط کر دیتا ہے اور ایکطرف فرشتوں کو حکم کرتا
ہے کہ انکی خدمت کریں ایسا ہی جب دنیا پر اسکا
غضب مستولی ہوتا ہے اور اسکا قہر ظالموں پر
جوش مارتا ہے تو اسکی آنکھ اُسکے خاص لوگوں کی
حفاظت کرتی ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو اہل حق کا
کارخانہ درہم برہم ہو جاتا اور کوئی انکو شناخت
نہ کر سکتا۔ اسکی قدرتیں بے انتہا ہیں مگر بقدر یقین
لوگوں پر ظاہر ہوتی ہیں جنکو یقین اور محبت اور
اسکی طرف انقطاع عطا کیا گیا ہے اور نفسانی عادتوں
سے باہر کیے گئے ہیں انھیں کے لیے خارق عادت
قدرتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے
مگر خارق عادت قدرتوں کے دکھلانے کا انہیں
کے لیے ارادہ کرتا ہے جو خدا کے لیے اپنی عادتوں کو
پھاڑتے ہیں۔ اس زمانہ میں ایسے لوگ بہت ہی کم
ہیں جو اُسکو جانتے ہیں اور اُسکی عجائب قدرتوں
پر ایمان رکھتے ہیں بلکہ ایسے لوگ بہت ہیں

جنکو ہرگز اس قادر خدا پر ایمان نہیں جسکی آواز
کو ہر ایک چیز سنتی ہے اور جس کے آگے کوئی بات
ان ہونی نہیں۔ اسجگہ یاد رہے کہ اگرچہ طاعون
وغیرہ امراض میں علاج کرنا گناہ نہیں ہے
بلکہ ایک حدیث میں آیا ہے کہ کوئی بیماری
نہیں جس کے لیے خدا نے دوا پیدا نہیں کی
لیکن میں اسبات کو معصیت جانتا ہوں
کہ خدا کے اُس **نشان** کو ٹیکہ کے ذریعہ
سے مشتبہ کر دوں جس نشان کو وہ ہمارے
لیے زمین پر صفائی سے ظاہر کرنا چاہتا ہے
اور میں اُسکے سچے نشان اور سچے وعدہ
کی ہتک عزت کرکے ٹیکہ کیطرف رجوع کرنا
نہیں چاہتا اور اگر میں ایسا کروں تو یہ
گناہ میرا قابل مواخذہ ہوگا کہ میں خدا کے
اس وعدہ پر ایمان نہ لایا جو مجھسے کیا گیا اور اگر
ایسا ہو تو پھر تو مجھے شکر گذار اُس طبیب کا
ہونا چاہیے جس نے یہ نسخہ ٹیکہ کا نکالا نہ خدا
کا شکر گذار جس نے مجھے وعدہ دیا کہ ہر ایک
جو اس چار دیوار کے اندر ہے میں اُسے بچاؤنگا
میں بصیرت کی راہ سے کہتا ہوں
کہ اُس قادر خدا کے وعدے سچے ہیں اور میں
آنے والے دنوں کو ایسا دیکھتا ہوں کہ گویا وہ
آچکے اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ ہماری
گورنمنٹ عالیہ کا اصل مقصد یہ ہے کہ کسی
طرح طاعون سے لوگ نجات پاویں اور اگر
گورنمنٹ کو آئندہ کسی وقت طاعون سے نجات
پانے کے لیے ٹیکہ سے بہتر کوئی تدبیر مل جائے
تو وہ خوشی سے اسکو کرے گی اس صورت میں
ظاہر ہے کہ یہ طریق جس پر خدا نے مجھے چلایا ہے
بس **گورنمنٹ عالیہ کے مقاصد
کے برخلاف نہیں** ہے اور آج سے
۲۰ برس پہلے اس بلائے عظیم طاعون کی نسبت
میری کتاب براہین احمدیہ میں بطور پیشگوئی
یہ خبر موجود ہے۔ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۵۱۸
و صفحہ ۵۱۹ پھر ماسوا اس کے یہ بڑے زور سے
خدا تعالیٰ کیطرف سے پیشگوئی ہے کہ خدا
میرے گھر کے احاطہ کے اندر مخلص لوگوں کو
جو خدا کے سامنے اور اُسکے مامور کے سامنے
تکبر نہیں کرتے بلائے طاعون سے نجات
دیگا اور نسبتاً و مقابلۃً اس سلسلہ پر اُسکا خاص

ممکن ہے کہ گو کسی کی ایمانی قوۃ کے ضعف
یا نقصان عمل یا اجل مقدر یا کسی اور وجہ سے
جو خدا کے علم میں ہو کوئی شاذ و نادر کے طور
پر اس جماعت میں بھی کیس ہو جاوے سو
شاذ و نادر حکم معدوم کا رکھتا ہے ہمیشہ
مقابلہ کے وقت کثرت دیکھی جاتی ہے جیسا
کہ گورنمنٹ نے خود تجربہ کر کے معلوم کر لیا ہے
کہ طاعون کا ٹیکا لگانے والے بہ نسبت دوسروں
کے بہت ہی کم مرتے ہیں۔ پس جیسا کہ شاذ
و نادر کی موت ٹیکہ کے قدر کو کم نہیں کر سکتی
اسی طرح اس نشان میں اگر مقابلۃً بہت
ہی کم درجہ پر قادیان میں طاعون کی وارداتیں
ہوں یا شاذ و نادر کے طور پر اس جماعت
میں سے کوئی شخص اس مرض سے گزر جائے
تو اس نشان کا مرتبہ کم نہیں ہوگا وہ الفاظ
جو خدا کی پاک کلام سے ظاہر ہوتے ہیں
ان کی پابندی سے یہ پیشگوئی لکھی گئی ہے
عقلمند کا کام نہیں ہے کہ ایسے آسمانی
باتوں پر ہنسی کرے یہ خدا کا کلام ہے
نہ کسی منجم کی باتیں۔ یہ روشنی کے چشمہ سے
ہے نہ تاریکی کی اٹکل سے یہ اسکا کلام ہے
جس نے طاعون نازل کی اور جو اسکو دور
کر سکتا ہے۔ ہماری گورنمنٹ بلاشبہ اس
وقت اس پیشگوئی کا قدر کریگی جبکہ دیکھیگی
کہ یہ حیرت انگیز کیا کام ہوا کہ ٹیکا لگانے
والوں کی نسبت یہ لوگ عافیت اور صحت میں
رہے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر اس
پیشگوئی کے مطابق کہ در اصل برابر بیس
بائیس برس سے شہرت پا رہی ہے ظہور میں
نہ آیا تو میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں
میرے منجانب اللہ ہونیکا یہ **نشان**
ہوگا کہ میرے گھر کی چار دیوار کے اندر
رہنے والے مخلص لوگ اس بیماری کی موت
سے محفوظ رہیں گے اور میرا تمام سلسلہ نسبتاً
و مقابلۃً طاعون کے حملہ سے بچا رہے گا
اور وہ سلامتی جو ان میں پائی جائے گی
اسکی نظیر کسی گروہ میں قائم نہیں ہوگی اور قادیان
میں طاعون کی خوفناک آفت جو تباہ کر دے
نہیں آئیگی الا کم اور شاذ و نادر کاش اگر یہ
لوگ دلوں کے سیدھے ہوتے اور خدا سے ڈرتے
تو بالکل بچائے جاتے کیونکہ مذہب کے
اختلاف کیوجہ سے دنیا میں عذاب کبھی
نازل نہیں ہوتا اسکا مواخذہ قیامت کو ہوگا
دنیا میں محض شرارتوں اور شوخیوں اور
کثرت گناہوں کی وجہ سے عذاب آتا ہے
اور یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف میں بلکہ
توریت کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر
موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون
پڑے گی بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام نے
بھی انجیل میں یہ خبر دی ہے اور ممکن نہیں
کہ نبیوں کی پیشگوئیاں ٹل جائیں اور نیز یہ
بھی یاد رہے کہ ہمیں اس الٰہی وعدہ کے
مقابل اس بیے انسانی تدبیروں سے پرہیز
کرنا لازم ہے کہ تا نشان الٰہی کو کوئی دشمن
دوسری طرف منسوب نہ کرے لیکن اگر ساتھ
اس کے خدا تعالیٰ اپنے کلام کے ذریعہ سے
خود کوئی تدبیر سمجھا دے یا کوئی دوا بتلا دے
تو ایسی تدبیر یا دوا اس نشان میں کچھ حارج
نہیں ہوگی کیونکہ وہ اس خدا کی طرف سے
ہے جسکی طرف سے وہ نشان ہے کسی کو یہ
وہم نہ گذرے کہ اگر شاذ و نادر کے طور پر ہماری
جماعت میں سے بذریعہ طاعون کوئی فوت
ہو جاوے تو نشان کے قدر و مرتبہ میں
کوئی خلل آئیگا ایسا نہیں کیونکہ پہلے زمانوں میں
موسیٰ اور یشوع اور آخر میں ہمارے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا تھا کہ جن لوگوں
نے تلوار اٹھائی اور عمداً انسانوں کے
خون کیے انکو تلوار سے ہی قتل کیا جائے
اور نبیوں کی طرف فتح ایک نشان تھا جبکے
بعد فتح عظیم ہوئی۔ حالانکہ بمقابل مجرمین
کے اہل حق بھی انکی تلوار سے قتل ہوتے
تھے مگر بہت کم اور اسقدر نقصان سے
نشان میں کچھ فرق نہیں آتا تھا پس ایسا ہی
اگر شاذ و نادر کے طور پر ہماری جماعت میں سے
بعض کو بباعث اسباب مذکورہ طاعون
ہو جائے تو ایسی طاعون نشان الٰہی
میں کچھ بھی حرج انداز نہ ہوگی۔ کیا یہ عظیم
الشان نشان نہیں میں بار بار کہتا ہوں
کہ خدا تعالیٰ اس پیشگوئی کو ایسے طور سے
ظاہر کرے گا کہ ہر ایک طالب حق کو کوئی
شک نہیں رہیگا اور وہ سمجھ جائیگا
کہ معجزہ کے طور پر خدا نے اس جماعت سے
معاملہ کیا ہے بلکہ بطور نشان الٰہی کے
نتیجہ یہ ہوگا کہ طاعون کے ذریعہ سے یہ جماعت
بہت بڑھے گی اور خارق عادت ترقی
کرے گی اور انکی یہ ترقی تعجب سے دیکھی جائے
گی اور مخالف جو ہر ایک موقعہ پر شکست
پاتے رہے ہیں جیسا کہ کتاب نزول المسیح
میں میں نے لکھا ہے اگر اس پیشگوئی کے
مطابق خدا نے اس جماعت اور دوسری
جماعتوں میں کچھ فرق نہ دکھلایا تو انکا
حق ہوگا کہ میری تکذیب کریں ابتک جو
انھوں نے تکذیب کی ہے اسمیں تو
صرف ایک لعنت کو خریدا ہے مثلاً بار بار شور
مچایا کہ آتھم پندرہ مہینے کے اندر نہیں مرا
حالانکہ پیشگوئی نے صاف لفظوں میں کہہ دیا
تھا کہ اگر وہ حق کی طرف رجوع کریگا تو پندرہ
مہینے میں نہیں مرے گا سو اس نے
عین جلسہ مباحثہ پر ستر معزز آدمیوں
کے روبرو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
دجال کہنے سے رجوع کیا اور نہ صرف یہی
بلکہ اسنے پندرہ مہینے تک اپنی خاموشی
اور خوف سے اپنا رجوع ثابت کر دیا
اور پیشگوئی کی بنا یہی تھی کہ اس نے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کو دجال کہا تھا لہذا
اس نے رجوع سے صرف اسقدر فائدہ
اٹھایا کہ پندرہ مہینے کے بعد مرا مگر مر گیا
یہ اس لیے ہوا کہ پیشگوئی میں یہ بیان
تھا کہ فریقین میں سے جو شخص اپنے عقیدہ
کے رو سے جھوٹا ہے وہ پہلے مریگا سو وہ
مجھ سے پہلے مر گیا اسی طرح وہ غیب کی
باتیں جو خدا نے مجھے بتلائی ہیں اور پھر اپنے
وقت پر پوری ہوئیں وہ دس ہزار سے کم
نہیں مگر کتاب **نزول المسیح** میں جو
چھپ رہی ہے نمونہ کے طور پر صرف ڈیڑھ سو
انہیں سے مع ثبوت اور گواہوں کے لکھی
گئی ہیں۔ اور کوئی ایسی پیشگوئی میری نہیں
ہے کہ وہ پوری نہیں ہوئی یا اس کے دو
حصوں میں سے ایک حصہ پورا نہیں ہو چکا
اگر کوئی تلاش کرتا کرتا مر بھی جائے تو ایسی

کوئی پیشگوئی جو میرے منہ سے نکلی ہو اسکو نہیں ملے گی جس کی نسبت وہ کہہ سکتا ہو کہ خالی گئی مگر بے شرمی سے یا بیخبری سے جو چاہے کہے اور میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ہزارہا میری ایسی کھلی کھلی پیشگوئیاں ہیں جو نہایت صفائی سے پوری ہوگئیں جن کے لاکھوں انسان گواہ ہیں ان کی نظیر اگر گذشتہ نبیوں میں تلاش کی جائے تو بجز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی اور جگہ ان کی مثل نہیں ملے گی اگر میرے مخالف اسی طریق سے فیصلہ کرتے تو کبھی سے انکی آنکھیں کھل جاتیں اور میں انکو ایک کثیر انعام دینے کو طیار تھا اگر وہ دنیا میں کوئی نظیر ان پیشگوئیوں کی پیش کر سکتے محض شرارت سے یا حماقت سے یہ کہنا کہ فلاں پیشگوئی پوری نہیں ہوئی ہم بجز اس کے کیا کہیں کہ ایسے اقوال کو خباثت اور بدطینتی کی طرف منسوب کریں اگر کسی مجمع میں اسی تحقیق کے لیے گفتگو کرتے تو انکو اپنے قول سے رجوع کرنا پڑتا یا بہت شرمندہ ہو کر خاموش ہونا پڑتا ۔ ہزارہا پیشگوئیوں کا ہو بہو پورا ہو جانا اور ان کے پورا ہونے پر ہزارہا گواہ زندہ پائے جانا یہ کچھ تھوڑی بات نہیں ہے گویا خدائے عزوجل کو دکھلا دینا ہے ۔ کیا کسی زمانہ میں بجز آنحضرت کے زمانہ نبوی کے کبھی کسی نے مشاہدہ کیا کہ ہزارہا پیشگوئیاں بیان کی گئیں اور وہ سب کی سب دن روشن کیطرح پوری ہوگئیں اور ہزارہا لوگوں نے ان کے پورے ہونے پر گواہی دی ۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ اس زمانہ میں جسطرح خدا تعالیٰ قریب ہو کر ظاہر ہو رہا ہے اور صدہا امور غیبیہ اپنے بندہ پر کھول رہا ہے اس زمانہ کی گذشتہ زمانوں میں بہت ہی کم مثال ملے گی ۔ لوگ عنقریب دیکھ لیں گے کہ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کا چہرہ ظاہر ہوگا گویا وہ آسمان سے اُتریگا اس نے بہت مدت تک اپنے تئیں چھپائے رکھا اور انکار کیا گیا اور چپ رہا ۔ لیکن وہ اب نہیں چھپائے گا اور دنیا اُس کی قدرت کے وہ نمونے دیکھے گی کہ کبھی اُن کے باپ دادوں نے نہیں دیکھے تھے یہ اس لیے ہوگا کہ زمین بگڑ گئی اور آسمان اور زمین کے پیدا کرنے والے پر لوگوں کا ایمان نہیں رہا ہونٹوں پر اسکا ذکر ہے لیکن دل اس سے پھر گئے ہیں اس لیے خدا نے کہا کہ اب میں نیا آسمان اور نئی زمین بناؤں گا ۔ اسکا مطلب

یہی ہے کہ زمین مر گئی یعنی زمینی لوگوں کے دل سخت ہو گئے گویا مر گئے کیونکہ خدا کا چہرہ ان سے چھپ گیا اور گذشتہ آسمانی نشان سب بطور قصوں کے ہو گئے سو خدا تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ **وہ نئی زمین اور نیا آسمان** بناوے وہ کیا ہے نیا آسمان ؟ اور کیا ہے نئی زمین ؟ نئی زمین وہ پاک دل ہیں جنکو خدا اپنے ہاتھ سے تیار کر رہا ہے جو **خدا سے ظاہر ہوئے خدا اُن سے ظاہر ہوگا** ۔ اور نیا آسمان وہ نشان ہیں جو اُس کے بندہ کے ہاتھ سے اُسی کے اذن سے ظاہر ہو رہے ہیں لیکن افسوس کہ دنیا نے خدا کی اس نئی تجلی سے دشمنی کی ۔ ان کے ہاتھ میں بجز قصوں کے اور کچھ نہیں اور اُنکا خدا اُن کے اپنے ہی تصورات ہیں دل ٹیڑھے ہیں اور ہمتیں تھکی ہوئی ہیں اور آنکھوں پر پردے ہیں ۔ دوسری قومیں تو خود حقیقی خدا کو کھو بیٹھی ہیں انکا کیا ذکر ہے جنہوں نے انسانوں کے بچوں کو خدا بنا لیا ۔ مسلمانوں کا حال دیکھو کہ وہ کسقدر اس سے دور ہو گئے ہیں ۔ سچائی کے پکے دشمن ہیں راہ راست کے جانی دشمن کیطرح مخالف ہیں مثلاً **ندوۃ العلما** نے اسلام کے لیے جو کچھ دعویٰ کیا ہے اور یا **انجمن حمایت الاسلام** لاہور جو اسلام کے نام پر مسلمانوں کا مال لیتی ہے

کیا یہ لوگ خیر خواہ اسلام ہیں ؟

کیا یہ لوگ صراط مستقیم کی حمایت کر رہے ہیں کیا انکو یاد ہے کہ اسلام کن مصیبتوں کے نیچے کچلا گیا اور دوبارہ تازہ کرنے کے لیے خدا کی عادت کیا ہے ۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ **اگر میں نہ آیا ہوتا** تو ان کے اسلامی حمایت کے دعوے کسیقدر قابل قبول ہو سکتے لیکن اب یہ لوگ **خدا کے الزام کے** نیچے ہیں کہ حمایت کا دعویٰ کر کے جب آسمان سے ستارہ نکلا تو سب سے پہلے منکر ہو گئے ۔ اب وہ اُس خدا کو کیا جواب دینگے جس نے عین وقت پر **مجھے بھیجا** ہے مگر انکو تو کچھ پروا نہیں آفتاب دوپہر کے نزدیک آگیا ابھی ان کے نزدیک رات ہے ۔ خدا کا چشمہ پھوٹ پڑا مگر ابھی وہ بیابان میں رو رہے ہیں اُس کے آسمانی علوم کا ایک دریا چل رہا ہے لیکن ان

لوگوں کو کچھ بھی خبر نہیں ۔ اس کے **نشان** ظاہر ہو رہے ہیں لیکن یہ لوگ بالکل غافل ہیں اور نہ صرف غافل بلکہ **خدا کے سلسلہ کی دشمنی** رکھتے ہیں ۔ پس یہی حمایت اسلام اور ترویج اسلام اور تعلیم اسلام ہے جو انکے ہاتھوں سے ہو رہی ہے ۔ مگر کیا یہ لوگ اپنی روگردانی سے خدا کے سچے ارادہ کو روک دیں گے جو ابتدا سے تمام نبی اسپر گواہی دیتے آئے ہیں ۔ نہیں بلکہ خدا کی یہ پیشگوئی عنقریب سچی ہونے والی ہے کہ **کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِی** ۔ خدا نے جیسا کہ آج سے دس برس پہلے اپنے بندہ کی تصدیق کے لیے آسمان پر رمضان میں **خسوف کسوف** کیا اور **نیر النہار** اور **نیر اللیل** کو میرے لیے گواہ بنا کر دو نشان ظاہر فرمائے ۔ ایسا ہی اُس نے نبیوں کی پیشگوئی کے موافق زمین پر بھی دو نشان ظاہر کئے ۔ ایک وہ نشان جسکو تم قرآن شریف میں پڑھتے ہو وَ **اِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ** اور حدیث میں پڑھتے ہو **وَ لَیُتْرَکَنَّ الْقِلَاصُ فَلَا یُسْعٰی عَلَیْھَا** جس کی تکمیل کے لیے ارض حجاز میں یعنی مدینہ اور مکہ کی راہ میں ریل بھی طیار ہو رہی ہے ۔ دوسرا نشان طاعون کا جیسا خدا تعالیٰ نے فرمایا **وَاِنْ مِّنْ قَرْیَۃٍ اِلَّا نَحْنُ مُھْلِکُوْھَا قَبْلَ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ اَوْ مُعَذِّبُوْھَا عَذَابًا شَدِیْدًا** سو خدا نے ملک میں ریل بھی جاری کر دی اور طاعون بھی بھیجدی تا زمین بھی گواہ ہو اور آسمان بھی ۔ اب خدا سے مت لڑو خدا سے لڑنا بیوقوفی ہے ۔ اس سے پہلے خدا نے جب **آدم کو خلیفہ** بنانا چاہا تو فرشتوں نے روکا ۔ مگر کیا خدا ان کے قول سے رُک گیا ۔ اب خدا نے دوسرا آدم پیدا کرنے کے وقت فرمایا

اَرَدْتُ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ

یعنی میں نے ارادہ کیا جو خلیفہ بناؤں پس میں نے اس آدم کو پیدا کیا اب بتلاؤ کہ کیا تم خدا کے ارادہ کو روک سکتے ہو پس کیوں تم طنّی

باتوں کا خس و خاشاک پیش کرتے ہو اور یقین کی راہ اختیار نہیں کرتے۔ امتحان میں نہ پڑو یقیناً یاد رکھو کہ خدا کے ارادہ کو روکنے والا کوئی نہیں اس قسم کی لڑائیاں تقویٰ کا طریق نہیں البتہ اگر شک ہے تو یہ طریق ہو سکتا ہے کہ جیسا کہ میں نے خدا سے الہام پاکر ایک گروہ انسانوں کے لیے جو میرے قول پر چلنے والے ہیں عذاب طاعون سے بچنے کے لیے خوشخبری پائی ہے اور اسکو شائع کر دیا ہے ایسا ہی اگر اپنی قوم کی بھلائی آپ لوگوں کے دل میں ہے تو آپ لوگ بھی اپنے ہم مذہبوں کے لیے خدا تعالیٰ سے نجات کی بشارت حاصل کریں کہ وہ طاعون سے محفوظ رہیں گے اور اس بشارت کو میری طرح بذریعہ چھپے ہوئے اشتہاروں کے شائع کریں تا لوگ سمجھ لیں کہ خدا آپ کے ساتھ ہے بلکہ یہ موقعہ عیسائیوں کے لیے بھی بہت خوب ہے وہ ہمیشہ کہتے ہیں کہ نجات مسیح سے ہے۔ پس اب انکا بھی فرض ہے کہ ان مصیبت کے دنوں میں عیسائیوں کو طاعون سے نجات دلا دیں **ان تمام فرقوں سے** جنکی زیادہ سنی گئی وہی مقبول ہے۔ اب خدا نے ہر ایک کو موقع دیا ہے کہ خواہ مخواہ بیہودہ مباحثات نہ کریں اپنی قبولیت بڑھکر دکھلاویں طاعون سے بھی بچیں اور انکی سچائی بھی کھل جائے بالخصوص **پادری صاحبان** جو دنیا اور آخرت میں **مسیح ابن مریم** ہی کو منجی قرار دیتے ہیں وہ اگر دل سے ابن مریم کو دنیا و آخرت کا مالک سمجھتے ہیں تو اب عیسائیوں کا حق ہے کہ انکے کفارہ سے نمونہ نجات دیکھ لیں اسطرح گورنمنٹ عالیہ کو بھی بہت آسانی ہو سکتی ہے کہ برٹش انڈیا کے مختلف فرقے جو اپنے اپنے مذہب کی سچائی پر بھروسہ رکھتے ہیں اپنے گروہ کے چھڑانے کے لیے اور طاعون سے نجات دلانے کے لیے یہ انتظام کریں کہ اپنے اس خدا سے جسپر وہ ایمان رکھتے ہیں یا اپنے کسی اور معبود سے جسکو انہوں نے سچا منجی سمجھ لیا ہے ان مصیبت زدوں کی شفاعت کریں اور اس سے کوئی پختہ وعدہ لیکر اشتہارات کے ذریعہ سے شائع کر دیں جیسا کہ ہم نے یہ اشتہار شائع کر دیا ہے۔ اسمیں تو سراسر مخلوق کی بھلائی اور اپنے مذہب کی سچائی کا ثبوت ہے اور نیز گورنمنٹ کی مدد ہے اور گورنمنٹ بجز اس کے کیا چاہتی ہے کہ اسکی رعایا طاعون کی بلا سے بچ جائے گو کسی طرح بچ جائے۔ بالآخر یاد رہے کہ ہم اس اشتہار میں اپنی جماعت کو جو مختلف حصص پنجاب اور ہندوستان میں پھیلی ہوئی ہے ٹیکا لگوانے سے منع نہیں کرتے جن لوگوں کی نسبت گورنمنٹ کا قطعی حکم ہو انکو ضرور ٹیکا کرانا چاہیے اور گورنمنٹ کے حکم کی اطاعت کرنی چاہیے اور جنکو اپنی رضامندی پر چھوڑا گیا ہے اگر وہ اس تعلیم پر پورے قائم نہیں ہیں جو انکو دی گئی ہے تو انکو بھی ٹیکا کرانا مناسب ہے تا وہ ٹھوکر نہ کھاویں اور تا وہ اپنی خراب حالت کیوجہ سے خدا کے وعدہ کی نسبت لوگوں کو دھوکا نہ دیں اور اگر یہ سوال ہو کہ وہ تعلیم کیا ہے جس کی پوری پابندی طاعون کے حملہ سے بچا سکتی ہے تو میں بطور مختصر چند سطریں نیچے لکھ دیتا ہوں۔

تعلیم

واضح رہے کہ صرف زبان سے **بیعت** کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے جبتک دلکی عزیمت سے اسپر پورا پورا عمل نہ ہو پس جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے وہ اس میرے گھر میں داخل ہو جاتا ہے جسکی نسبت خدا کے کلام میں یہ وعدہ ہے **اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ** یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہے میں اسکو بچاؤں گا اسجگہ یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک و خشت کے گھر میں بود و باش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں **پیروی** کرنے کے لیے یہ باتیں ہیں کہ وہ یقین کریں کہ انکا ایک قادر اور قیوم اور خالق الکل خدا ہے جو اپنی صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے نہ وہ کسیکا بیٹا نہ کوئی اسکا بیٹا وہ دکھ اٹھانے اور صلیب پر چڑھنے اور مرنے سے پاک ہے وہ ایسا ہے کہ وہ باوجود دور ہونے کے نزدیک ہے اور باوجود نزدیک ہونے کے وہ دور ہے اور باوجود ایک ہونے کے اسکی تجلیات الگ الگ ہیں انسان کیطرف سے جب ایک نئی رنگ کی تبدیلی ظہور میں آوے تو اس کے لیے وہ ایک نیا خدا بنجاتا ہے اور ایک نئی تجلی کے ساتھ اس سے معاملہ کرتا ہے اور انسان بقدر اپنی تبدیلی کے خدا میں بھی تبدیلی دیکھتا ہے مگر یہ نہیں کہ خدا میں کچھ تغیر آجاتا ہے بلکہ وہ ازل سے غیر متغیر اور کمال تام رکھتا ہے لیکن انسانی تغیرات کیوقت جب نیکی کیطرف انسان کے تغیر ہوتے ہیں تو خدا بھی ایک نئی تجلی سے اسپر ظاہر ہوتا ہے اور ہر ایک ترقی یافتہ حالت کیوقت جو انسان سے ظہور میں آتی ہے خدا تعالیٰ کی قادرانہ تجلی بھی ایک ترقی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے خوارق اور معجزات کی یہی جڑھ ہے یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے اسپر ایمان لاؤ اور اپنے نفس پر اور اپنے آراموں پر اور اسکے کل تعلقات پر اسکو مقدم رکھو اور عملی طور پر بہادری کے ساتھ اسکی راہ میں صدق و وفا دکھلاؤ دنیا اپنی اسباب اور اپنے عزیزوں پر اسکو مقدم نہیں رکھتی مگر تم اسکو مقدم رکھو تا تم آسمان پر اس کی جماعت لکھے جاؤ۔ رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے۔ مگر تم اسی حالت میں اس عادت سے حصہ لے سکتے ہو کہ تم میں اور اسمیں کچھ جدائی نہ رہے اور تمہاری مرضی اسکی مرضی اور تمہاری خواہشیں اسکی خواہشیں ہو جائیں اور تمہارا سر ہر ایکوقت اور ہر ایک حالت مرادیابی اور نامرادی میں اسکے آستانہ پر پڑا رہے تا جو چاہے سو کرے اگر تم ایسا کرو گے تو تم میں وہ خدا ظاہر ہوگا جس نے مدت سے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے کیا کوئی تم میں ہے جو اسپر عمل کرے اور اسکی رضا کا طالب ہو جائے اور اسکی قضاء و قدر پر ناراض نہ ہو سو تم مصیبت کو دیکھکر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے اور اسکی توحید زمین پر پھیلانے کے لیے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اسکے بندوں پر رحم کرو اور انپر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کے لیے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو اور کسیکو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو غریب اور حلیم

اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بنجاؤ تا مقبول کیے جاؤ۔ بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں مگر وہ اندر سے بھیڑیے ہیں بہت ہیں جو اُوپر سے صاف ہیں مگر اندر سے سانپ ہیں سو تم اُسکی جناب میں قبول نہیں ہوسکتے جبتک ظاہر و باطن ایک نہ ہو بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ انکی تحقیر اور عالم ہوکر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خودنمائی سے ان کی تذلیل اور امیر ہوکر غریبوں کی خدمت کرو نہ خودپسندی سے اُنپر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولے کیطرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اسی کے ہو جاؤ اور اُسی کے لیے زندگی بسر کرو اور اُس کے لیے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے چاہیے کہ ہر ایک صبح تمہارے لیے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لیے گواہی دے کہ تمنے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کیطرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی اور جس پر پڑتی ہے اُسکی دونوں جہانوں میں بیخکنی کر جاتی ہے تم ریاکاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اُس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے کیا تم اُسکو دھوکا دے سکتے ہو پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کر دیگی اور اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر ہے یا ریا ہے یا خودپسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ جو قبول کے لائق ہو ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لیکر اپنے تئیں دھوکا دو کہ جو کچھ ہمنے کرنا تھا کر لیا ہے کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کریگا تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائیگا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کیطرح تذلل کرو تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازہ کے لیے تم بلائے گئے ہو اُس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔ کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے مُنہ سے نکلیں اور مینے بیان کیں تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم ایسے باہم ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت وہ ہے جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا سو اُسکا مجھ میں حصہ نہیں **خدا** کی لعنت سے بہت خائف رہو کہ وہ قدوس اور غیور ہے **بدکار** خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا **متکبر** اُسکا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ **ظالم** اُسکا قرب حاصل نہیں کر سکتا **خائن** اُسکا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ اور ہر ایک جو اُس کے نام کے لیے **غیرتمند** نہیں اُسکا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ وہ جو دنیا پر کتوں یا چیونٹیوں یا گِدّوں کیطرح گرتے ہیں اور **دنیا سے آرام یافتہ** ہیں وہ اُسکا قرب حاصل نہیں کر سکتے ہر ایک ناپاک آنکھ اُس سے دور ہے ہر ایک ناپاک دل اُس سے بیخبر ہے وہ جو اُس کے لیے آگ میں ہے وہ آگ سے نجات دیا جائیگا وہ جو اُسکے لیے روتا ہے وہ ہنسیگا۔ وہ جو اُس کے لیے دنیا سے توڑتا ہے وہ اُسکو ملیگا تم سچے دل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو تا وہ بھی تمہارا دوست بنجائے۔ تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔ تم سچ مچ اُسکے ہو جاؤ۔ تا وہ بھی تمہارا ہو جائے۔ دنیا ہزاروں بلاؤں کی جگہ ہے جن میں سے ایک **طاعون** بھی ہے سو تم خدا کو صدق کے ساتھ پنجہ مارو تا وہ یہ بلائیں تم سے دور رکھے کوئی آفت زمین پر پیدا نہیں ہوتی جبتک آسمان سے حکم نہ ہو اور کوئی آفت دور نہیں ہوتی جبتک آسمان سے رحم نازل نہ ہو تمہاری عقلمندی اسی میں ہے کہ تم جڑ کو پکڑو نہ شاخ کو تمہیں دوا اور تدبیر سے ممانعت نہیں ہے مگر اُنپر بھروسا کرنے سے ممانعت ہے اور آخر وہی ہوگا جو خدا کا ارادہ ہوگا اگر کوئی طاقت رکھے تو توکل کا مقام ہر ایک مقام سے بڑھکر ہے اور تمہارے لیے

ایک ضروری تعلیم یہ ہے

کہ قرآن شریف کو مہجور کیطرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے جو لوگ قرآن کو عزت دینگے وہ آسمان پر عزت پائیں گے جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے انکو آسمان پر مقدم رکھا جائیگا نوع انسان کے لیے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدمزادوں کے لیے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اُسپر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر نجات یافتہ لکھے جاؤ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے **نجات یافتہ کون ہے؟** وہ جو یقین رکھتا ہے کہ خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم رتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لیے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لیے زندہ ہے اور اسکے ہمیشہ زندہ رہنے کے لیے خدا نے یہ بنیاد ڈالی ہے کہ اس کے افاضہ تشریعی اور روحانی کو قیامت تک جاری رکھا اور آخرکار اُسکی روحانی فیض رسانی سے اس **مسیح موعود** کو دنیا میں بھیجا جسکا آنا اسلامی عمارت کی تکمیل کے لیے ضروری تھا کیونکہ ضرور تھا کہ یہ دنیا ختم نہ ہو جبتک کہ محمدی سلسلہ کے لیے ایک مسیح **روحانی رنگ** کا نہ دیا جاتا جیسا کہ موسوی سلسلہ کے لیے دیا گیا تھا

اسی کیطرف یہ آیۃ اشارہ کرتی ہے کہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ موسیٰ نے وہ متاع پائی جسکو قرون اولیٰ کھو چکے تھے اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ متاع پائی جسکو موسیٰ کا سلسلہ کھو چکا تھا اب محمدی سلسلہ موسوی سلسلہ کے قائمقام ہے مگر شان میں ہزارہا درجہ بڑھکر مثیل موسیٰ موسیٰ سے بڑھکر اور مثیل ابن مریم ابن مریم سے بڑھکر اور وہ مسیح موعود نہ صرف مدت کے لحاظ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہوا* جیسا کہ مسیح ابن مریم موسیٰ کے

* نوٹ یہودی اپنی تاریخ کی رو سے بالاتفاق یہی مانتے ہیں کہ موسیٰ سے چودھویں صدی کے سر پر عیسیٰ ظاہر ہوا تھا دیکھو یہودیوں کی تاریخ منہ

بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہوا تھا۔ بلکہ وہ ایسے وقت میں آیا جبکہ مسلمانوں کا وہی حال تھا جیسا کہ مسیح ابن مریم کے ظہور کے وقت یہودیوں کا حال تھا سو وہ میں ہی ہوں خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے نادان ہے وہ جو اُس سے لڑے اور جاہل ہے وہ جو اُسکے مقابل پر یہ اعتراض کرے کہ یوں نہیں بلکہ یوں چاہیے تھا۔ اور اُس نے مجھے چمکتے ہوئے نشانوں کے ساتھ بھیجا ہے جو دس ہزار سے بھی زیادہ ہیں از انجملہ ایک طاعون بھی ہے۔ پس جو شخص مجھ سے سچی بیعت کرتا ہے اور سچے دل سے میرا پیرو بنتا ہے اور میری اطاعت میں محو ہو کر اپنے تمام ارادوں کو چھوڑتا ہے وہی ہے جو ان آفتوں کے دنوں میں میری روح اُسکی شفاعت کریگی۔ سو اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اُس وقت میری جماعت شمار کیے جاؤ گے جب سچ سچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خداتعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کے لیے صدق کے ساتھ پورے کرو ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہوگی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہوگا ضرور ہے کہ انواع مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے سو خبردار رہو ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے جب کبھی تم اپنا نقصان کروگے تو اپنے ہاتھوں سے نہ دشمن کے ہاتھوں سے اگر تمہاری زمینی عزۃ ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزۃ آسمان پر دے گا سو تم اسکو مت چھوڑو اور ضرور ہے کہ تم دکھ دیے جاؤ اور اپنی کئی اُمیدوں سے بے نصیب کیے جاؤ۔ سو ان صورتوں سے تم دلگیر مت ہو کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اسکی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو اور گالیاں سنو اور شکر کرو۔ اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔ ہر ایک جو تم میں سست ہو جائے گا وہ ایک گندی چیز کیطرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائیگا اور حسرت سے مریگا اور خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا دیکھو میں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خدا درحقیقت موجود ہے اگرچہ سب اُسی کی مخلوق ہے لیکن وہ اُس شخص کو چن لیتا ہے جو اُسکو چنتا ہے وہ اُسکے پاس آجاتا ہے جو اُس کے پاس جاتا ہے جو اُسکو عزۃ دیتا ہے وہ اُسکو بھی عزۃ دیتا ہے۔

تم اپنے دلوں کو سیدھا کر کے اور زبانوں اور آنکھوں اور کانوں کو پاک کر کے اُسکیطرف آجاؤ کہ وہ تمہیں قبول کریگا عقیدہ کے رو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا ایک اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اُسکا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھ کر ہے اب بعد اسکے کوئی نبی نہیں مگر وہی جس پر بروزی طور سے محمدیت کی چادر پہنائی گئی کیونکہ خادم اپنے مخدوم سے جدا نہیں اور نہ شاخ اپنی بیخ سے جدا ہے پس جو کامل طور پر مخدوم میں فنا ہو کر خدا سے نبی کا لقب پاتا ہے وہ ختم نبوۃ کا خلل انداز نہیں جیسا کہ تم جب آئینہ میں اپنی شکل دیکھو تو تم دو نہیں ہو سکتے بلکہ ایک ہی ہو اگرچہ بظاہر دو نظر آتے ہیں صرف ظل اور اصل کا فرق ہے سو ایسا ہی خدا نے مسیح موعود میں چاہا یہی بھید ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مسیح موعود میری قبر میں دفن ہوگا یعنی وہ میں ہی ہوں۔ اور اسمیں دوئی نہیں آئی اور تم یقیناً سمجھو کہ عیسیٰ بن مریم فوت ہو گیا ہے اور کشمیر سری نگر محلہ خانیار میں* اُسکی

* نوٹ عیسائی محققوں نے اسی رائے کو ظاہر کیا ہے دیکھو کتاب سوپر نیچرل ریلیجن صـ ۵۲۲ اگر تفصیل چاہتے ہو تو ہماری کتاب تحفہ گولڑویہ کا صـ ۱۳۰ دیکھ لو۔ منہ

قبر ہے خدا تعالیٰ نے اپنی کتاب عزیز میں اُس کے مرجانیکی خبر دی ہے اور اگر اس آیت کے اور معنے ہیں تو عیسیٰ بن مریم کی موت کی قرآن میں کہاں خبر ہے۔ مرنے کے متعلق جو آیتیں ہیں اگر وہ اور معنی رکھتی ہیں جیسا کہ ہمارے مخالف سمجھتے ہیں تو گویا قرآن نے اسکے مرنیکا کہیں ذکر نہیں کیا کہ وہ کسی وقت مریگا بھی۔ خدا نے ہمارے نبی کے مرنیکی خبر دی مگر سارے قرآن میں عیسیٰ کی مرنیکی خبر نہ دی۔ اسمیں کیا راز ہے اور اگر کہو کہ عیسیٰ کے مرنیکی خبر اس آیت میں ہے فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ کُنْتَ اَنْتَ الرَّقِیْبَ عَلَیْھِمْ ✦ سو آیت تو ماضی

✦ نوٹ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرۃ عیسیٰ علیہ السلام پھر دنیا میں نہیں آئیں گے کیونکہ اگر وہ دنیا میں آنیوالے

ہوتے ہیں تو اس صورۃ میں یہ جواب حضرۃ
عیسیٰ کا محض جھوٹ ٹھہرتا ہے کہ مجھے
عیسائیوں کے بگڑنے کی کچھ خبر نہیں جو شخص
دوبارہ دنیا میں آیا اور چالیس برس تک
اور کروڑہا عیسائیوں کو دیکھا جو اسکو
خدا جانتے تھے اور صلیب پرستی اور تمام
عیسائیوں کو مسلمان کیا وہ کیونکر قیامت
کو جناب الٰہی میں یہ عذر کر سکتا ہے
کہ مجھے عیسائیوں کے بگڑنے کی کچھ خبر نہیں ۔

دلالت کرتی ہے کہ وہ عیسائیوں کے بگڑنے سے
پہلے مر چکے ہیں غرض اگر آیت فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي
کے یہ معنے ہیں کہ مع جسم زندہ عیسیٰ کو آسمان پر
اُٹھا لیا تو کیوں خدا نے ایسے شخص کی موت کا
سارے قرآن میں ذکر نہیں کیا جسکی زندگی کے
خیال نے لاکھوں کو ہلاک کر دیا گویا خدا نے عیسیٰ
کے لیے ایسے زندہ رہنے دیا کہ تا لوگ مشرک
اور بیدین ہو جائیں اور گویا یہ لوگوں کی غلطی
نہیں بلکہ خدا نے یہ سب کچھ خود کیا تا لوگوں کو
گمراہ کرے خوب یاد رکھو کہ بجز موت مسیح صلیبی
عقیدہ پر موت نہیں آسکتی سو اس سے فائدہ
کیا کہ برخلاف تعلیم قرآن اسکو زندہ سمجھا جائے

اسکو مرنے دو تا یہ دین زندہ ہو

خدا نے اپنے قول سے مسیح کی موت ظاہر کی اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات اسکو مردوں میں
دیکھ لیا اب بھی تم ماننے میں نہیں آتے یہ کیسا ایمان ہے
کیا انسانوں کی روایتوں کو خدا کے کلام پر مقدم
رکھنا یہ کیا دین ہے * اور ہمارے رسول صلی اللہ

---

* قرآن شریف میں ایک آیت میں مسیح کشمیر کی
طرف اشارہ کیا ہے کہ مسیح اور اسکی والدہ
صلیب کے واقعہ کے بعد کشمیر کیطرف چلے گئے جیسا
فرماتا ہے وَاٰوَيْنٰهُمَآ اِلٰى رَبْوَةٍ ذَاتِ
قَرَارٍ وَّمَعِيْنٍ یعنی ہم نے عیسیٰ کو اور اسکی
والدہ کو ایک ایسے ٹیلہ پر جگہ دی جو آرام
کی جگہ تھی اور پانی صاف یعنی چشموں کا پانی
وہاں تھا سو اسمیں خدا تعالیٰ نے کشمیر کا نقشہ
کھینچا ہے اور اَوٰی کا لفظ لغت عرب
میں کسی مصیبت یا تکلیف سے پناہ دینے کیلیے
آتا ہے اور صلیب سے پہلے عیسیٰ اور اسکی والدہ پر
کوئی زمانہ مصیبت کا نہیں گذرا جس سے پناہ
دیجاتی پس متعین ہوا کہ خدا تعالیٰ نے عیسیٰ اور
اُسکی والدہ کو واقعہ صلیب کے بعد اُس ٹیلہ پر پہنچایا
تھا ۔ منہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف گواہی دی کہ مسیح
مردہ روحوں میں عیسیٰ کو دیکھا بلکہ خود مر کر بھی
ظاہر کر دیا کہ اس سے پہلے کوئی زندہ نہیں رہا۔
پس ہمارے مخالف جیسا کہ قرآن کو چھوڑتے
ہیں ویسا ہی سنت کو بھی چھوڑتے ہیں کیونکہ
مرنا ہمارے نبی کی سنت ہے اگر عیسیٰ زندہ تھا تو پھر اس
میں ہمارے رسول کی بےعزتی تھی سو تم نہ اہل سنت
ہو نہ اہل قرآن جبتک عیسیٰ کی موت کے قائل
نہ ہو۔ اور میں حضرت عیسیٰ کی شان کا منکر نہیں
گو خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مسیح محمدی مسیح موسوی
سے افضل ہے لیکن تاہم میں مسیح ابن مریم کی
بہت عزۃ کرتا ہوں کیونکہ میں روحانیت کی
رو سے **اسلام میں خاتم الخلفا** ہوں
جیسا کہ مسیح ابن مریم اسرائیلی سلسلہ کے لیے خاتم
الخلفا تھا موسیٰ کے سلسلہ میں ابن مریم مسیح موعود تھا
اور محمدی سلسلہ میں میں مسیح موعود ہوں سو میں اسکی
عزۃ کرتا ہوں جسکا ہمنام ہوں اور مفسد و مفتری ہے
وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریم کی
عزت نہیں کرتا ۔ بلکہ مسیح تو مسیح میں تو اسکے
چاروں بھائیوں کی بھی عزۃ کرتا ہوں *

---

* یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں
یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں
تھیں یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی
چار بھائیوں کے نام یہ ہیں ۔ یہودا ۔ یعقوب
شمعون ۔ یوزس ۔ اور دو بہنوں کے نام
یہ تھے ۔ آسیا ۔ لیدیا ۔ دیکھو کتاب اپاسٹولک
ریکارڈس مصنفہ پادری جان ایلن گائلیز
مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۸۶ء صفحہ ۱۵۹ و ۱۶۶ ۔ منہ

کیونکہ پانچوں ایک ہی ماں کے بیٹے تھے نہ صرف
اسیقدر بلکہ میں تو حضرت مسیح کی دونوں حقیقی
ہمشیروں کو بھی مقدسہ سمجھتا ہوں کیونکہ یہ سب
بزرگ مریم بتول کے پیٹ سے ہیں اور مریم کی
وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں
نکاح سے روکا ۔ پھر بزرگان قوم کے نہایت
اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا ۔ گو لوگ اعتراض
کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیونکر
نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق
توڑا گیا اور تعدد ازدواج کی کیوں بنیاد ڈالی
گئی یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی کے
ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف
نجار کے نکاح میں آوے مگر میں کہتا ہوں کہ
یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آگئیں اس صورت
میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض +
ان سب باتوں کے بعد پھر میں کہتا ہوں کہ یہ مت
خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بیعت کر لی ہے
ظاہر کچھ چیز نہیں ہے خدا تعالیٰ تمھارے دلوں کو
دیکھتا ہے اور اسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا
دیکھو میں یہ کہکر فرض تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں
کہ گناہ ایک زہر ہے اسکو مت کھاؤ ۔ خدا کی نا
فرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو دعا کرو تا
تمھیں طاقت ملے جو شخص دعا کے وقت خدا کو ہر ایک
بات پر قادر نہیں سمجھتا بجز وعدہ کی مستثنیات
کے وہ میری جماعت میں سے نہیں ۔ جو شخص
جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت
میں سے نہیں ہے جو شخص دنیا کے لالچ میں
پھنسا ہوا ہے اور آخرت کیطرف آنکھ
اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں
سے نہیں ہے جو شخص درحقیقت دین کو دنیا
پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے
نہیں ہے ۔ جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی
سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے قمار بازی
سے بدنظری سے اور خیانت سے رشوت سے
اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا وہ
میری جماعت میں سے نہیں ہے جو شخص پنجگانہ نماز
کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں
ہے ۔ جو شخص دعا میں نہیں لگا رہتا اور انکسار
سے خدا کو یاد نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے
نہیں ہے ۔ جو شخص بد رفیق کو نہیں چھوڑتا
جو اُس پر بد اثر ڈالتا ہے وہ میری جماعت میں سے
نہیں ہے ۔ جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں
کرتا اور امور معروفہ میں جو خلاف قرآن نہیں ہیں
اُنکی بات کو نہیں مانتا اور انکی تعہد خدمت سے
لاپرواہی وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے ۔

جو شخص اپنی اہلیہ اور اُس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اپنے ہمسایہ کو ادنیٰ ادنیٰ خیر سے بھی محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص نہیں چاہتا کہ اپنے قصور وار کا گناہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص اُس عہد کو جو اُسنے بیعت کیوقت کیا تھا کسی پہلو سے توڑتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص مجھے فی الواقع **مسیح موعود و مہدی معہود** نہیں سمجھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ اور جو شخص امور معروفہ میں میری اطاعت کرنے کے لیے طیار نہیں ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے اور جو شخص **مخالفوں** کی جماعت میں بیٹھتا ہے اور ہاں میں ہاں ملاتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ ہر ایک زانی۔ فاسق۔ شرابی۔ خونی۔ چور۔ قمار باز۔ خائن۔ مرتشی۔ غاصب۔ ظالم۔ دروغگو۔ جعلساز اور انکا ہمنشین اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا جو اپنے افعال شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ یہ سب زہریں ہیں تم ان زہروں کو کھا کر کسی طرح بچ نہیں سکتے اور تاریکی اور روشنی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی۔ ہر ایک جو پیچ در پیچ طبیعت رکھتا ہے اور خدا کے ساتھ صاف نہیں ہے وہ اُس برکت کو ہرگز پا نہیں سکتا جو صاف دلوں کو ملتی ہے کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کیے جائیں گے ممکن نہیں کہ خدا انکو رسوا کرے کیونکہ وہ خدا کے ہیں اور خدا اُن کا وہ ہر ایک بلا کے وقت بچائے جائیں گے۔ احمق ہے وہ شخص جو انکا قصد کرے کیونکہ وہ خدا کی گود میں ہیں اور خدا انکی حمایت میں کون خدا پر ایمان لایا؟ صرف وہی جو ایسے ہیں ایسا ہی وہ شخص بھی احمق ہے جو ایک بیباک گنہگار اور بد باطن شریر النفس کے فکر میں ہے کیونکہ وہ خود ہلاک ہوگا جب سے خدا نے آسمان اور زمین کو بنایا کبھی ایسا اتفاق نہ ہوا کہ اُس نے نیکوں کو تباہ اور ہلاک اور نیست و نابود کر دیا ہو بلکہ وہ ان کے لیے بڑے بڑے کام دکھلاتا رہا ہے اور اب بھی دکھلائے گا وہ خدا نہایت وفادار خدا ہے اور وفاداروں کے لیے اُسکے عجیب کام ظاہر ہوتے ہیں دنیا چاہتی ہے کہ انکو کھا جائے اور ہر ایک دشمن اُنپر دانت پیستا ہے مگر وہ جو انکا دوست ہے ہر ایک ہلاکت کی جگہ سے انکو بچاتا ہے اور ہر ایک میدان میں انکو فتح بخشتا ہے۔ کیا ہی نیک طالع وہ شخص ہے جو اُس خدا کا دامن نہ چھوڑے۔ ہم اُسپر ایمان لائے ہمنے اُسکو شناخت کیا۔ تمام دنیا کا وہی خدا ہے جس نے میرے پر وحی نازل کی جس نے میرے لیے زبردست نشان دکھلائے جس نے مجھے اس زمانہ کے لیے مسیح موعود کر کے بھیجا اُس کے سوا کوئی خدا نہیں نہ آسمان میں نہ زمین میں جو شخص اُسپر ایمان نہیں لاتا وہ سعادت سے محروم اور خذلان میں گرفتار ہے۔ ہمنے اپنے خدا کی آفتاب کی طرح روشن **وحی** پائی ہمنے اُسے دیکھ لیا کہ دنیا کا وہی خدا ہے اُس کے سوا کوئی نہیں کیا ہی قادر اور قیوم خدا ہے جسکو ہمنے پایا۔ کیا ہی زبردست قدرتوں کا مالک ہے جسکو ہمنے دیکھا سچ تو یہ ہے کہ اُسکے آگے کوئی بات انہونی نہیں مگر وہی جو اُسکی کتاب اور وعدہ کے برخلاف ہے سو جب تم دعا کرو تو ان **جاہل نیچریوں** کیطرح نہ کرو جو اپنے ہی خیال سے ایک قانون قدرت بنا بیٹھے ہیں جسپر خدا کی کتاب کی مُہر نہیں کیونکہ وہ مردود ہیں اُنکی دعائیں ہرگز قبول نہیں ہونگی وہ اندھے ہیں نہ سوجاکھے وہ مردے ہیں نہ زندے خدا کے سامنے اپنا تراشیدہ قانون پیش کرتے ہیں اور اُسکی بے انتہا قدرتوں کی حد بست ٹہراتے ہیں اور اُسکو کمزور سمجھتے ہیں سو ان سے ایسا ہی معاملہ کیا جائے گا جیسا کہ انکی حالت ہے لیکن جب تو دعا کے لیے کھڑا ہو تو تجھے لازم ہے کہ یہ یقین رکھے کہ تیرا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے تب تیری دعا منظور ہوگی اور تو خدا کی قدرت کے عجائبات دیکھیگا جو ہمنے دیکھے ہیں اور ہماری گواہی رویت سے ہے نہ بطور قصہ کے۔ اُس شخص کی دعا کیونکر منظور ہو اور خود کیونکر بڑی مشکلات کے وقت اُسکو جو اُسکے نزدیک قانون قدرت کے مخالف ہیں دعا کرنیکا حوصلہ پڑے جو خدا کو ہر ایک چیز پر قادر نہیں سمجھتا۔ مگر اے سعید انسان تو ایسا مت کر کہ تیرا خدا وہ ہے جس نے بے شمار ستاروں کو بغیر ستون کے لٹکایا اور جس نے زمین و آسمان کو محض عدم سے پیدا کیا۔ کیا تو اُسپر بدظنی رکھتا ہے کہ وہ تیرے کام میں عاجز آ جائے گا بلکہ ❊ تیری ہی بدظنی تجھے محروم رکھے گی ہمارے خدا میں بیشمار عجائبات ہیں مگر وہی دیکھتے ہیں

❊ نوٹ خدا کسی کام میں عاجز نہیں آتا ہاں خدا کی کتاب نے دعا کے بارہ میں یہ قانون پیش کیا ہے کہ وہ نہایت رحیم ہو کر نیک انسان کے ساتھ دوستوں کیطرح معاملہ کرتا ہے یعنی کبھی تو اپنی مرضی کو چھوڑ کر اسکی دعا سُنتا ہے جیسا کہ خود فرمایا اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اور کبھی کبھی اپنی مرضی ہی منوانا چاہتا ہے جیسا کہ فرمایا وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ بِشَیْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ الخ ہے ایسا اسلیے کیا کہ تا کبھی انسان کی دعا کے موافق اُس سے معاملہ کر کے یقین اور معرفت میں اسکو ترقی دے اور کبھی جب اپنی مرضی کے موافق کر کے اپنی رضا کی اُسکو خلعت بخشے اور اُسکا مرتبہ بڑھا دے اور اُس سے محبت کر کے ہدایت کی راہوں میں اُسکو ترقی دیوے۔ منہ۔